

Mohabbat Ye Ho Jaye Tu Novel by Fatima Rajput

Posted on Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

محبت یہ ہو جائے تو

از فاطمہ راجپوت

اکتوبر کے خوشگوار مہینے کی ایک حسین شام ڈھل رہی تھی۔ ٹھنڈی ہوا اس کی زلفوں کو چھیرتے ہوئے اس کے تفکر میں ڈوبے حسین چہرے کو مزید دلفریب بنا رہی تھی۔ نیلے رنگ کی فراک کے ساتھ سفید اور نیلا آنچل اوڑھے گہری سوچوں میں گم وہ اس گہری شام کا ایک دلکش حصہ معلوم ہو رہی تھی۔ شہد رنگ آنکھیں گہری سوچ میں ڈوبی ہوئیں تھیں۔ گلابی ہونٹ اور رخسار جو سردی کی شدت سے سرخ ہو رہے تھے اس کی خوبصورتی کو خوب نکھار رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

کچھ دن پہلے اس کے ساتھ کچھ ایسا ہوا جو اس کی زندگی پر ایک ناقابل فراموش چھاپ چھوڑ گیا تھا

-

”بھائی مجھے وقوف بنانے کی کوشش میں تھی وہ۔۔۔“

Posted on Kitab Nagri

گاڑی سے نکلنے نجانے منہالہ کس کے متعلق بات کر رہی تھی۔ کالج کے یونیفارم کے ساتھ سکارف سے نقاب کئیے وہ پروقار سی لگ رہی تھی۔

”اس کی اتنی ہمت کہ اس نے میری بے وقوف بہن کو اور بے وقوف بنانے کی کوشش کی۔۔۔“
شمروز نے دروازہ کھولتے کہا۔۔

”بھائی آپ بھی نا؟“

مصنوعی خفگی سے اس نے شمرز کی طرف دیکھا۔۔

”ارے چند مذاق کر رہا تھا نا۔“

اس نے ہالہ کے سر پر ہاتھ رکھتے گھر کے اندرون حصے کی جانب جاتے کہا۔۔

”اب آپکی سزا ہے کہ رات کو مجھے ڈھیر ساری شاپنگ کے بعد آئی سکریم کھلائیں گے۔۔ بولئیے منظور ہے؟“

www.kitabnagri.com

ہاں میری چڑیل بہن منظور ہے۔

باتیں کرتے ہوئی وہ لائونج میں داخل ہوئے۔۔۔

*

*

*

”السلام علیکم امی“

لاؤنج میں داخل ہوتے دونوں نے ایک زبان ہو کر کہا۔

”وعلیکم اسلا۔۔۔۔۔“

”بھائی آپ نے کونسی ٹیلی کمیونیکیشن کیبل لگائی ہے میرے دماغ میں۔۔۔ جب میں بولی فوراً آپ بولے کیوں؟“

اس سے پہلے کہ نادیہ بیگم جواب دیتیں منہالہ بول پڑی۔

”ماما دیکھ لیجئے آپ کی لاڈلی کی حرکات“

شمر ورنے صوفے پر بیٹھتے کہا۔

اتنی دیر میں ہالہ بھی سکارف کی پنزنکال چکی تھی۔

”ہاں تو میں نے کیا غلط کہا۔۔۔ پہلے میں نے سلام کرنا تھا“

جگ سے پانی انڈیلتے اس نے بے نیازی سے کہا۔

اگر اس کی کالج فیلوز دیکھ لیتیں اسے نان سٹاپ بولتے تو غش کھا کر گر ہی جاتیں کہ یہ سنجیدہ مزاج لڑکی مزاق بھی کرتی ہے۔

”بیٹا ضامیٰ رکی کال آئی تھی اگلے ہفتے وہ آرہا ہے“

Posted on Kitab Nagri

نادیہ بیگم تبسم چہرے پر سجائے بولیں۔ منہالہ کمرے میں جا چکی تھی ورنہ وہ اپنے بھائی کے آنے کا سن کر اچھلنے لگتی۔

”اچھا ہے پڑھائی کے بعد اسے کچھ وقت کا آرام بھی ملا۔ لاسٹ منٹھ اسکا ایم بی اے کمپیٹ ہو گیا ہے اب تک کافی انجوائے کر لیا ہو گا۔“

”ہاں بیٹا صحیح کہہ رہے ہو۔ جاؤ فریش ہو جاؤ میں کھانا لگواتی ہوں۔“

”جی امی۔“

* * *

لمباقہ، شہد رنگ کی جھیل جیسی بڑی بڑی آنکھیں، کھڑی ناک، گلاب کی پنکھڑیوں سے ہونٹ اور چمکتے رخسار۔ اور سنجیدہ شخصیت۔ جو بھی منہالہ کو دیکھتا اس کا متاثر ہونا بنتا بھی تھا۔

منہالہ بچپن سے ہی ذہین تھی۔ اپنے ہم عمر بچوں کے لحاظ سے اسکا آئی کیو یول بھی قدرے بہتر تھا۔ اور ہر بات کو بہت جلدی سمجھ جاتی۔ سادہ مگر پرکشش شخصیت کے ساتھ وہ واقعی الگ تھی۔ لاڈلی ہونے کی وجہ سے اسے چھوٹی سی بات پر بے انتہا غصہ کرتی اور ضد کرنے میں اس کا کوئی ثانی نہیں تھا۔

لیاقت خان کا عالیشان

"KHAN MENTION"

Posted on Kitab Nagri

شام کی مدھم روشنی میں بھی جگمگا رہا تھا۔ عالیان شاندار وسیع و عریض لائبریری میں کتابوں میں سر دیئے مطالعہ میں مصروف تھا۔ عالیان کو مصالحو کا بے حد شوق تھا۔ جب بھی عالیان اکیڈمی سے آتا بس لائبریری میں گھس جاتا اور دیر تک مطالعہ کرتا رہتا۔ آج بھی عالیان مطالعے میں مگن تھا جب ملازمہ نے اسے صبا بیگم کے کہنے پر ڈنپر پر آنے کا کہا۔ عالیان نے ڈائی ننگ روم میں داخل ہوتے سب کو سلام کیا۔ ایک چیئر کھینچتے ہوئے اس پر براجمان ہوا اور کھانا کھانے لگا۔

”پڑھائی کیسی جارہی ہے بیٹا“

”بہت اچھی۔۔۔ نیکسٹ ویک سے فیز ٹیسٹ سٹارٹ ہو رہے ہیں۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ فیز تک مجھے ہاسٹل میں رہنے دیجئیے۔ ساری روٹین ڈسٹرب ہوگئی ہے میری“

مصروف انداز میں اس نے گلہ کیا۔

”بیٹا جب ہم یہاں شفٹ ہو ہی گئے ہیں تو ہاسٹل میں رہنے کا کیا مقصد“

جواب لیاقت صاحب کی جانب سے آیا تھا۔ عالیان بھی سر کو خم دیتا کھانے میں مصروف ہو گیا۔

-----*-----*-----*-----*-----*-----*-----*

ذہانت سے چمکتی بھوری آنکھیں، کالے سیاہ بال، چمکتی کشادہ پیشانی

اور لمبا قد دیکھنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرتے تھے۔ اس کی شخصیت کا سحر سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا تھا۔

عالیان کی فیملی کچھ دن پہلے ہی اسلام آباد شفٹ ہوئی تھی۔ پہلے وہ سب کراچی میں رہتے تھے لیکن کراچی کے حالات ناگوار ہونے کے باعث وہ سب اسلام آباد آگئے۔ عالیان میٹرک کے بعد اسلام آباد آگیا اور کالج کے قریب ہی ہاسٹل میں رہنے لگا۔ عالیان کے والد لیاقت صاحب ہوٹلز کی دنیا کی ایک جانی مانی شخصیت ہیں۔ ان کے ہوٹلز کی چیز پورے ملک میں ہیں۔

کالج کے یونیفارم کے ساتھ حجاب لیے کالج بیگ کاندھے پر ڈالے ہالہ ڈائی یٹنگ میں داخل ہوئی۔ منہالہ ناشتے کے لئے بیٹھنے ہی والی تھی کہ گھڑی پر نظر پڑتے ہی اس کے چہرے کی ہوا بیاں اڑ گئیں۔

منہالہ نے جلدی سے نقاب کی پن لگائی اور نادیدہ بیگم سے مخاطب ہوئی

"OKAY GOOD BYE MOM I'M GETTING TOO LATE

ALLAH HAFIZ"

باہر نکلتے ہی اس کی نظر سامنے والے گھر کے گیٹ پر پڑی۔ جہاں یونیفارم میں ملبوس ایک لڑکا کالج جانے کے لئے گھر سے نکل رہا تھا۔ عالیان نے بھی نظروں کی تپش محسوس کرتے اچانک نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ایک

Posted on Kitab Nagri

سادہ لڑکی کالج کے یونیفارم میں کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ دونوں کی نظروں کا اچانک تصادم ہوا تو دونوں نظریں جھکا گئی۔

”چلیں ہالہ؟“

”جی بھائی“

کالج پہنچ کر منہالہ نے اپنے بھائی کو خدا حافظ کہا اور کالج میں داخل ہو گئی۔ تیزی سے چلتے ہوئے کلاس کی طرف بڑھ گئی لیکن کلاس کے دروازے پر پہنچتے ہی اس کا چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا۔

ہر ایک میں دیکھتے ہیں ہم تجھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تیرے عشق نے ہمیں سر-بازار رسوا کر دیا

(# از خود)

جب منہالہ کلاس روم تک پہنچی تو مس انیقہ ٹیسٹ شروع کروا چکی تھیں۔ پہلا پیریڈ

Posted on Kitab Nagri

فزکس کا تھا اور میم کافی سٹرکٹ تھیں۔ کوئی اگر ان کے پیریڈ میں 2 منٹ بھی لیٹ ہو جاتا تو پورا پیریڈ کھڑا کر دیتیں، اب تو 15 منٹ گزر چکے تھے، منہالہ کو معلوم تھا اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ منہالہ نے حسبِ عادت نارمل انداز میں کہا

"MISS MAY I COME IN?"

مس انیقہ کی نظر جو نہی دروازے میں کھڑی منہالہ پر پڑی ان کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا۔

کچھ سٹوڈنٹس نے اسے سراٹھا کر دیکھا اور پھر کام میں مصروف ہو گئے۔ مس انیقہ نے اسے خوب ڈانٹ پلائی اور اسے کلاس سے جانے کا کہتے ہوئے ایک غصیلی نظر سب پر ڈالی جو اپنے کام میں مصروف تھے کیونکہ وہ جانتے تھے اگر ٹیسٹ وقت پر مکمل نہ ہوا تو کیا حشر ہو گا۔

منہالہ دل ہی دل میں خوش ہوتی کلاس سے ہٹ گئی اور کینیٹین کا رخ کیا اور کاؤنٹر کی طرف متوجہ ہوئی۔

عالیان بھی کافی لیٹ ہو چکا تھا لیکن جب عالیان کلاس روم میں داخل ہوا تو اسے پتہ چلا کہ سر شبیر طبیعت ناساز کی وجہ سے کالج نہیں آئے۔ عالیان سے اپنی سیٹ سنبھالی اور اپنے دوستوں سے باتیں کرنے لگا۔

”عالی یار بتا انڈیپینڈنس ڈے کا کیا پروگرام ہے؟“

”کیا پروگرام؟ فیزز ہونے والے ہیں سٹڈی پر کنسنٹرٹ کرو“

عالیان نے بیگ میں کتابوں کا جائزہ لیتے کہا۔

”بوڑھی ہڈی یہی عمر ہوتی ہے انجوائے کرنے کی۔۔ پھر تو انسان بزنس کے جھمیلوں کی نظر ہو جاتا ہے“

دانیال نے اچھتی نظر اس پر ڈالتے کہا۔

”اتنے تم بزنس مین۔۔۔ سٹیٹس کے ٹیسٹ میں جو تمہارے ہاتھوں کو بریکیں لگ جاتی ہیں مناسب جانتے ہیں“

عالی نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔ عالیان کی مسکراہٹ دلکش تھی جس سے وہ مقابل کا دل موہ لیتا۔ اور آج اتفاق سے عالیان کا موڈ خوشگوار تھا۔

اس کی اس بات پر سب کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

”اچھا دانی پلیر ٹر مینیٹر کے آر نڈ جیسا منہ نابنا جو تو کہے گا ہم سر تسلیم خم کر دیں گے“

عالیان نے سر کو ہلکا سا خم دیتے کہا۔۔۔

”تو باز آ جا“

دانیال نے اس کے شانے پر مکا جڑتے کہا۔

”تیرے رہتے تو میں باز نہیں آنے والا۔۔۔ ہاں تو مرنے کا پروگرام بنالے تو شاید میں باز آ جاؤں“

”بندے کی شکل اچھی نا ہو تو بات اچھی کر لینی چاہیے“

دانیال نے خفگی سے منہ پھلاتے کہا۔

”کہہ تو دیکھو کون رہا ہے۔۔۔ جس کی نا شکل اچھی ہے نا عقل“

عالیان نے شاہد کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے کہا۔

اس سے قبل کہ دانی جو ابی کاروائی کر تا پیریڈ کی بیل بز ہونت لگی۔ پیریڈ کی بیل ہوتے ہی سب اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ اور سر اسلم کلاس میں داخل ہوئے۔

www.kitabnagri.com

پیٹ پوجا کرنے کے بعد منہالہ بیل کی آواز سنتے ہی کلاس کی طرف ہولی۔ مس انیقہ جاچکی تھیں۔

"یہ مس کھڑوس تو گئیں"

زرشہ نے منہالہ کو خود سے بڑا تے دیکھا تو بولی "اب اگر مس کھڑوس کو برا بھلا بول لیا ہو تو آکر سیٹ پر بیٹھ جاؤ" زرشہ منہالہ کی بیسٹ فرینڈ تھی۔ منہالہ اپنی ہر بات زرشہ سے شکر کرتی اور زرشہ منہالہ سے!! دونوں ابھی باتوں میں مصروف تھیں جب مس بریرہ کلاس میں داخل ہوئیں۔ اور سب ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

چھٹی کی بیل ہونے پر عالیان اپنے دوستوں سے بغل گیر ہوتا ہوا اپنا بیگ اٹھائے گیٹ کی طرف بڑھا جب اسے ایک دم صبح والا واقع یاد آیا جب وہ لڑکی عالیان کے سامنے آئی تو ایک دم عالیان کو عجیب سا احساس ہوا جو اسے آج سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔

ابھی وہ سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ جب ڈرائیور نے عالیان کو آواز دی اور وہ گھر کی طرف چل پڑے۔

عالیان اپنے موڈ کا تھا۔ عالیان خود کالج جانا چاہتا تھا، لیکن صبا بیگم کے اصرار پر ڈرائیور کے ساتھ آیا تھا۔ لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ کل اپنی من مانی کرے گا۔ اس کی بھوری آنکھیں شرارت سے چمک اٹھیں اور اس کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ سج گئی۔

کالج سے واپسی پر بھی ہالہ کو شمر وز ہی لینے آیا تھا۔

”السلام علیکم بھائی“

”وعلیکم اسلام چندہ۔۔۔ کیسا گزر ادن؟“

”بہت اچھا“

نرم مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیتے وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ ڈرائیو کرتے ہوئے وہ بات کرنے سے اجتناب ہی کرتی تھی۔ وہ سائیڈ مرر سے باہر دیکھنے لگی۔

www.kitabnagri.com

منہالہ کو ایک دم صبح کا منظر یاد آیا جب اس لڑکے کو دیکھتے ہوئے اسے عجیب احساس نے آگھیرا تھا۔ آخر ایسا کیوں ہوا؟ منہالہ تو ہر گز لڑکوں میں انٹر سٹ نہ لیتی اور نہ ہی دوسری لڑکیوں کی طرح فلموں اور ڈراموں کے ہیروز پر گھنٹوں گوسپ کرتی، بلکہ وہ تو ایسی باتوں سے چڑتی تھی۔ اسے پیار محبت پر یقین تھا تو صرف پیئر نٹس اور بہن بھائیوں کی محبت پر، اس کی نظر میں پوری دنیا مٹھاس کا لبادہ اوڑھے ایک کڑوی حقیقت تھی۔ وہ تو کسی کو ایک نظر دیکھ کر راضی نہ تھی تو آج!!!!!!

Posted on Kitab Nagri

ابھی وہ سوچوں میں ڈوبی کئی سوالوں کے جواب تلاش کر رہی تھی جب ضمائر نے منہالہ کے پر سوچ چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا "کیا ہو منہالہ کیا سوچ رہی ہو؟" منہالہ ایک دم چونکی "کچھ نہیں بھائی بس کالج کے بارے میں۔ آپ پریشان نہ ہوں" منہالہ مسکرا کر بولی تو ضمائر کا دل پر سکون ہو گیا۔

عالیان ابھی اس شہد رنگ کی جھیل سی گہری آنکھوں والی لڑکی کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا جب ڈرائیور نے گھر کے آگے گاڑی لا کر ہارن بجایا۔ عالیان تیزی سے بیگ اٹھا تا گھر کی طرف بڑھ گیا۔



بعض اوقات ہم خود نہیں جان پاتے کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔ ہماری سوچوں پر ہمارا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔ ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ ہم کیا کرنے جا رہے ہیں اور اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ ہمارا دماغ خود بخود منصوبہ بندی کرتے اس پر عمل پیرا ہوتا ہے اور ہم انجان سب کچھ کر جاتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

کہتے ہیں کہ اللہ پاک کے اختیار میں انسان کا دل ایسے ہے جیسے دو انگلیوں کے درمیان ہو اور وہ جب چاہے اسے جس بھی طرف موڑ دے۔۔۔ انسان چاہ بھی نہیں سکتا جب تک اللہ پاک ناچاہیں۔

محبت اور موت کوئی ی نہیں جانتا کب، کس پر کیسے اور کہاں وارد ہو جائے لیکن دونوں کے آگے انسان بے بس ہے۔۔۔ بس فرق یہ ہے کہ موت سب کچھ ختم کر دیتی ہے جبکہ محبت اگر درست ہو تو زندگی سنوار دیتی ہے اور اگر درست نہ ہو تو برباد کرنے کوئی ی کسر نہیں چھوڑتی۔

ان دلوں میں بھی محبت کی کوئیل کھلنے لگی تھی۔ اب اس کا انجام کیا تھا یہ تو فقط کاتب تقدیر ہی جانتا تھا۔

*

**

ضمائر نے کارلا کر گھر کے پورچ میں روکی۔ منہالہ نے اپنا بیگ پکڑا اور ضمائر سے مخاطب ہوئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

”بھائی آج آپ جلدی آجائیے گا زوار کا برتھڈے ہے“

”اتنا تو اپنے بیٹے کا مجھے نہیں پتہ جتنا تمہیں پتہ ہے“

”میں اس کی عقلمند پھوپھو ہوں نا اس لئیے آپ جیلس ناہوں“

”اوکے اب میں بوتیک جا رہا ہوں آج کافی کام ہے وہاں“

”اللہ حافظ“

منہالہ کو گھر ڈراپ کرنے کے بعد ضمائر چلا گیا اور منہالہ خوشی خوشی بیگ سنبھالتی گھر میں داخل ہو گئی۔



تیرے عشق میں ایسا ڈوبے

کہ

خود کو بھی کھو دیا

(#از خود)

جب منہالہ گھر میں داخل ہوئی تو لاؤنج میں سامنے بیٹھے مغیز صاحب کو دیکھ کر خوشی سے اچھلتے ہوئے کہنے لگی

"ماموں! آپ کب آئے؟"

منہالہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے مخاطب ہوئے

Posted on Kitab Nagri

"بس ابھی آیا ہوں۔ آپ کی پڑھائی کیسی جارہی ہے؟" "بہت اچھی" منہالہ نے جھٹ سے جواب دیا۔
"زر جان بھائی، انشا اور افراسیاب بھائی کیسے ہیں؟" منہالہ نے معیز صاحب کے بچوں کے متعلق دریافت کیا۔
"سب ٹھیک ہیں" معیز صاحب نے جواب دیا اور سب گفتگو میں مصروف ہو گئے۔



منہالہ اور حبابسا اوقات لڑتی ہی رہتیں تھیں۔ لیکن اس لڑائی میں بے پناہ محبت ہوتی۔
معیز صاحب کے جانے کے بعد منہالہ حباب کے ساتھ کمرے میں چلی گئی۔ "جی کتنی موٹی ہو گئی تم" منہالہ نے
جان بوجھ کر حباب کو تنگ کیا تھا جبکہ حباب کافی سمارٹ تھی۔ لیکن منہالہ اس سے زیادہ دہلی پتلی تھی۔
"ہونہ ٹھیک کہہ رہی ہو سوکھی ڈھانچی" www.kitabnagri.com

حباب نے مصنوعی خفگی سے کہا۔

"آپو کیا ہو گیا"

[illegible]

www.kitabnagri.com

منہالہ کالج کے گیٹ پر ضمائر کو اللہ حافظ کہتے ہوئے کالج میں داخل ہو گئی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی منہالہ اس لڑکے کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو گئی۔ منہالہ کو سوچوں میں گم دیکھ کر زرشا اس کے قریب آئی اور کہنے لگی "عمہم، عمہم خیریت؟ کس کی یادوں میں گم ہو؟"

"آج کیمسٹری کا ٹیسٹ ہے نا تو وہی سوچ رہی تھی چلو جلدی کلاس میں۔ پیریڈ شروع ہونے والا ہے"

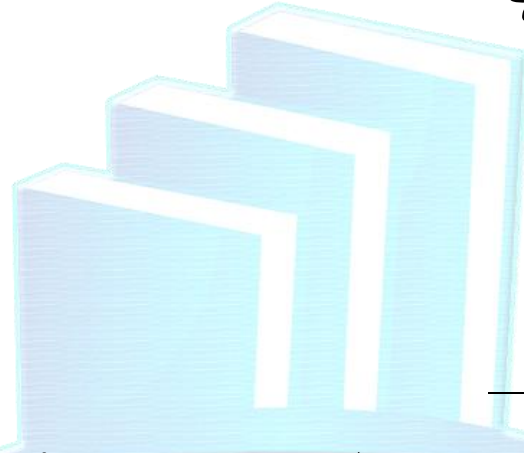
Posted on Kitab Nagri

آج پورا دن منہالہ روزانہ کے برعکس کافی چپ چپ تھی اور اس بات کو زور شانے نوٹ کیا تھا۔ چھٹی کے وقت منہالہ نے چپ چاپ اپنا بیگ اٹھایا اور باہر کی طرف بڑھ گئی اور خاموشی سے آکر ضمائر کو سلام کرنے کے بعد گاڑی میں بیٹھ گئی۔ ضمائر نے بھی منہالہ کی خاموشی کو محسوس کیا تھا۔

"کیا بات ہے منہالہ اتنی چپ کیوں ہو"

"کچھ نہیں بھائی بس پڑھائی کا برڈن ہے"

منہالہ نے مسکرا کر جواب دیا۔



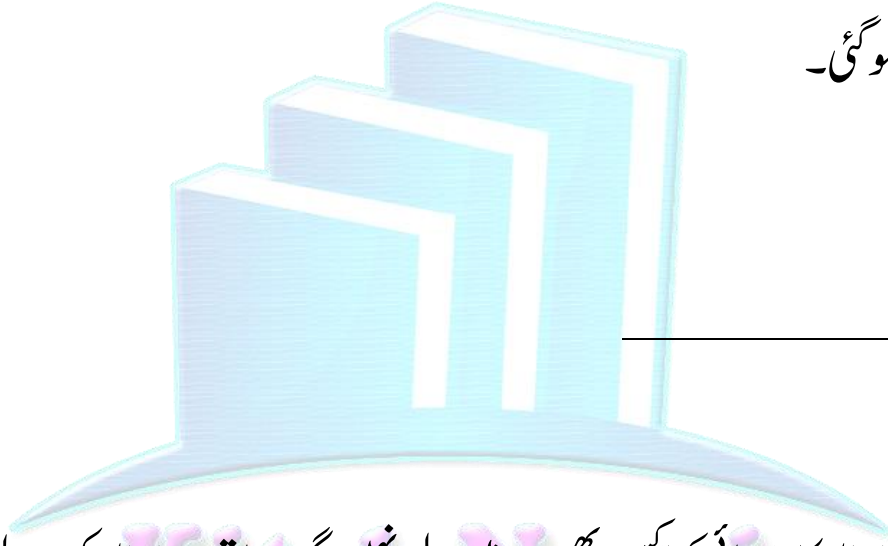
جب عالیان گھر میں داخل ہوا تو صبا بیگم کو سامنے ہی کھڑا پایا۔ چونکہ عالیان صبح اپنی بائیک پر کالج گیا تھا نہ کہ ڈرائیور کے ساتھ۔ جس بات پر صبا بیگم کا غصہ ہوا کھا گیا۔ عالیان نے نظر بچا کر جانا چاہا لیکن صبا بیگم نے آواز دے دی "عالیان!" اور پھر صبا بیگم نے عالیان کی خوب کلاس لی۔

آج موسم نہایت خوشگوار تھا۔ منہالہ اپنی بکس لے کر حسب عادت چھت پر چلی گئی۔ منہالہ کو واک کرتے ہوئی سبق یاد کرنا اچھا لگتا تھا۔ ابھی منہالہ کیمسٹری کا لیسن یاد کر رہی تھی جب اس کی نظر سامنے والے گھر کی

Posted on Kitab Nagri

چھت پر کرسی ڈال کر بیٹھے نوجوان پر پڑی۔ بلو شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس عالیان موبائی ل۔ استعمال کر رہا تھا۔ کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے ہوئے عالیان نے نظر اٹھا کر دیکھا تو منہالہ کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اورنج اور پیلے فرائ کے ساتھ اورنج حجاب منہالہ پر خوب بچ رہا تھا۔

دونوں بنا پلکیں جھپکائے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ ناجانے کتنے لمحات گزر گئے لیکن دونوں ایک دوسرے کو یک ٹک دیکھتے رہے۔ اتنے میں صبا بیگم نے عالیان کو آواز دی اور عالیان چلا گیا۔ منہالہ بھی دوبارہ پڑھائی میں مصروف ہو گئی۔



برخلاف معمول آج منہالہ کا پڑھائی کیا کسی بھی چیز میں دل نہیں لگ رہا تھا۔ منہالہ کو اس لڑکے کا چہرہ اور آنکھیں بار بار ستار ہی تھیں۔

www.kitabnagri.com

اپنی سوچوں سے تنگ آکر منہالہ نے سر جھٹکا اور لیپ ٹاپ آن کرنے لگی۔ سوفٹ میوزک کے ساتھ گیمز کھیلنا منہالہ کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

منہالہ کو آن لائن لڈو کھیلنا بے حد اچھا لگتا۔ منہالہ ہمیشہ فیس بک پر ہی لڈو کھیلتی۔

ہر سوچ کو ذہن سے نکالتے ہوئے منہالہ میوزک کے ساتھ اپنی فیورٹ گیم کھیل رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

پورے کمرے میں اریجیت کی سریلی آواز میں مسحور کن گانا بج رہا تھا۔

KAISE BATAYEIN

KAISE JATAEIN

SUBAH TAK TUJH MEIN JEENA CHAAHEIN

BHEEGE LABOON KI GEELI HASI KO

PEENE KA MOSAM HAI PEENA CHAHEIN

یکدم منہالہ کے ذہن میں عالیاں کا چہرہ ابھرا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com EK BAAT KAHOON KIA IJAZAT HAI

TERE ISHAQ KI MUJH KO ADAT HAI

EK BAAT KAHOON KIA IJAZAT HAI

TERE ISHAQ KI MUJH KO

ADAT HAI

ADAT HAI

OOOOOOO...

ADAT HAI.....

ADAT HAI

OOOOOOOOOOO...

ADAT HAI.....

EHSAAS TERE AUR MERE TO

EK DOOJE SE JURNE LAGE

EK TERI TALAB MUJHE AISI LAGI

MERE HOSH BHI URNE LAGE

منہالہ کو یاد آیا جب وہ اور عالیاں ایک دوسرے کو یک ٹک دیکھ رہے تھے۔

MUJHE MILTA SUKOON TERI BAAHOON MEIN

Posted on Kitab Nagri

JANNAT JAISI EK RAHAT HAI

EK BAAT KAHOON KIA IJAZAT HAI

TERE ISHAQ KI MUJH KO ADAT HAI

EK BAAT KAHOON KIA IJAZAT HAI

TERE ISHAQ KI MUJH KO ADAT HAI

OOOOOOOOOO

ADAT HAI.....

ADAT HAI

OOOOOOOOOOOOOO

ADAT HAI.....

KYOUN SAB SE JUDA

KYOUN SB SE ALAG

ANDAAZ TERE LAGTE



Posted on Kitab Nagri

عالیان کا پلکیں اٹھانے کا دل موہ لینے والا انداز منہالہ کو یاد آیا۔

BE-SAKHTA HUM SAYE SE TERE

HAR SHAM LIPATTE HEIN

وہ چاہ کر بھی عالیان کے خیالات سے باہر نہیں آ پارہی تھی۔

HAR WAQT MERA QURBAT MEIN TERI

JAB GUZRE TO IBAADAT HAI

www.kitabnagri.com IK BAAT KAHOON KIA IJAZAT HAI

TERE ISHQ KI MUJH KO ADAT HAI

EK BAAT KAHOON KIA IJAZAT HAI

TERE ISHAQ KI MUJH KO ADAT HAI

OOOOOOOOOO

ADAT HAI.....

ADAT HAI

OOOOOOOOOOOOOO

ADAT HAI.....



عالیان کی سوچ میں بار بار ایک ہی نام اور ایک ہی چہرہ آرہا تھا۔ عالیان منہالہ کا نام جانتا تھا۔ جب ضمائر نے منہالہ کو آواز دی تھی تب عالیان نے سن لیا تھا۔ عالیان کھانا کھاتے ہوئے بھی انہی سوچوں میں گم تھا جب روحان نے اسے مخاطب کیا

"عالی بھائی کیا ہوا ہے؟"

"کچھ نہیں"

عالیان نے مختصر جواب دیا اور اپنا فون پکڑ کر لائبریری کی طرف چل دیا۔

منہالہ اب فارغ ہو چکی تھی۔ اس کے آگے امرود پڑے تھے جبکہ وہ خود بلبلا نے میں مصروف تھی۔ اسی اثناء میں حبا صاحبہ کمرے میں تشریف لے آئیں۔ اور اسے کراتا ہوا دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ امرود کے بیچ اس کے دانتوں میں بری طرح چبھ گئے تھے۔ کیونکہ امرود ابھی کچا تھا منہالہ نے روندھی شکل بنا کر کہا۔

حبا جو کاتی دیر سے اپنی ہنسی ضبط کیئے ہوئے تھی اب اس کا قہقہہ کمرے میں گونجا۔ منہالہ کے غصیلے تاثرات کچھ غلط ہونے کا پتہ دے رہے تھے،

جیسے ہی حبا نے اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھا وہ باہر کی طرف بھاگ گئی اور منہالہ بیچاری دانت کچکچاتی رہ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگلے دن جب منہالہ کالج جانے کے لئے گھر سے باہر آئی تو آج بھی سامنے عالیان کو پایا لیکن منہالہ نے اسے ایک نظر دیکھ کر نظریں جھکا لیں کیونکہ ضما منہالہ کی طرف ہی متوجہ تھا۔ عالیان کو دیکھ کر منہالہ کو عجیب سا سکون محسوس ہوا۔

Posted on Kitab Nagri

منہالہ ضمائر کے ساتھ کالج جا چکی تھی۔

منہالہ کے جانے کے بعد عالیان کے ہونٹوں کی تراش میں ایک گہری اور دلفریب مسکراہٹ ابھری۔ اور وہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

آج منہالہ معمول سے بھی زیادہ چہک رہی تھی۔ برخلاف معمول آج وہ بات بے بات آپ ہی آپ مسکرا رہی تھی۔ منہالہ کو ایک عجیب سی خوشی اور سکون نے آگھیرا تھا۔



منہالہ نے حبا کے لئے بڑے پیار سے پکوڑے بنائے اور کمرے میں چلی گئی۔

وہ حبا کے پاس بیٹھ گئی اور اسے پکوڑے آفر کئے۔ حبانے اپنی پیاری سی بہن کو محبت پاش نظروں سے دیکھا اور مسکراتے ہوئے ایک پکوڑا اٹھالیا۔

کیونکہ وہ انجام سے بے خبر تھی۔

لیکن جو نہی جانے چنانا شروع کیا اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔ اسے پوری دنیا کی کڑواہٹ اپنی زبان پر محسوس ہو رہی تھی۔

کیونکہ سبز مرچ کا ایک بڑا سا ٹکرا اس کے دانتوں تلے آچکا تھا۔

حبابچاری تڑپ رہی تھی اور منہالہ اس کی حالت سے محظوظ ہو رہی تھی۔

"یہ کل والی بات کا بدلہ تھا

یہ کہتے ہوئے منہالہ پانی لینے چلی گئی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دن گزرتے گئے۔ منہالہ کے منتحلی ٹیسٹ ہو رہے تھے اور وہ دل و جان سے پریپریشن میں مگن تھی۔
عالیان بھی سٹڈیز میں مصروف ہو گیا۔

اس دوران منہالہ اور عالیان کا سامنا نہیں ہو سکا۔

ٹیسٹ ختم ہونے پر بہت دنوں بعد آج منہالہ کافی پر سکون نظر آرہی تھی۔ کافی کالگ ہاتھ میں تھامے ریلنگ پر جھکے وہ خوشگوار موسم سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ اسی دوران عالیان کال اٹینڈ کرتے ہوئے بالکونی میں آگیا۔

بات کرتے ہوئے اس کی نظر اٹھی اور پھر جھکنا بھول گئی۔



محبت کے رنگ اوڑھ کر ہی تو خوشنما ہوں

تم ہی تو ہو مجھ میں میں کہاں ہوں

www.kitabnagri.com

عالیان کی نظر اٹھی اور پھر جھکنا بھول گئیں۔ اسے یہ بھی یاد نہ رہا کہ فون پر کوئی اس سے مخاطب ہے۔ وہ تو اپنے سامنے موجود قدرت کے حسین شاہکار کو دیکھ رہا تھا۔ طویل انتظار کے بعد مقابل کال ڈسکنیکٹ کر چکا تھا۔ خوشگوار موسم کے دلفریب نظاروں میں کھوئے ہوئے وہ لڑکی سیدھا عالیان کے دل میں اتر رہی تھی۔ بلیک اور گولڈن کمینیشن کرتے کے ساتھ بلیک ٹراؤزر اور ڈوپٹہ اوڑھے معصومیت سے پرچہری کے ساتھ وہ ایک

Posted on Kitab Nagri

پری معلوم ہو رہی تھی۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اس کے نرم بالوں کے لچھوں کو چھیڑ رہے تھے۔ زندگی سے بھرپور شہد رنگ آنکھیں دور کسی شے پر مرکوز تھیں۔ ارد گرد سے بے خبر وہ خوشگوار موسم کے نظاروں میں گم تھی۔ اپنے وجود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے ہوئے منہالہ نے پلکیں اٹھائیں۔ بلیک جینز اور براؤن شرٹ میں عالیان کسی ریاست کا شہزادہ معلوم ہو رہا تھا۔

ہر چیز سے بیگانہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے میں مصروف تھے۔ ایک دلکش مسکراہٹ نے عالیان کے انابی ہونٹوں کا احاطہ کیا۔ منہالہ کے چہرے پر بھی دلفریب مسکراہٹ پھیل گئی۔ نجانے کتنے ہی لمحے سرک گئے۔ اور وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھوئے رہے۔ سکوت کے لمحے شاید نہ ٹوٹے لیکن صبا بیگم نے عالیان کو آواز دی جو منہالہ تک بھی رسائی پا چکی تھی۔ منہالہ جاتے ہوئے عالیان کی پشت کو دیکھتے ہوئے زیر لب بڑبڑائی "عالیان" اور وہ بھی چلی گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ان دونوں کا اکثر آمناسا منا ہو جاتا۔ وہ نجانے کتنی ہی دیر ہوا کے صفحوں پر مکالمے لکھتے۔ کتنی ہی دیر خاموشی باتیں کرتی۔ خاموشی کی بھی اپنی ہی زبان ہوتی ہے۔ جو باتیں انسان کبھی نہیں کہہ پاتا وہ خاموشی کہہ جاتی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

بولے بنا آنکھیں دل کا حال کہہ جاتیں۔ کیونکہ آنکھیں دل کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔

ان دونوں کو اپنے جذبات بیان کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی کیونکہ یہ کام ان کی آنکھیں کر جاتی تھیں
ایسے ہواؤں پر خاموش مکالموں کا تبادلہ ہوتا رہا اور وقت تیزی سے پر لگائے گزر تا گیا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی محبت عشق میں تبدیل ہو چکی تھی۔ اور عشق جب کسی وجود میں سرایت
کر جاتا ہے تو عشق اپنی جڑیں اتنی گہری کر لیتا ہے کہ اس عشق کو ختم کرنے کے لئے اس وجود کو ختم کرنا پڑتا
ہے۔ لیکن عشق پھر بھی ختم نہیں ہوتا۔ کیونکہ عشق تو روح تک کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ عشق میں تو
روح، روح سے منسلک ہو جاتی ہے۔

تو پھر موت کیسے روح کو علیحدہ کر سکتی ہے۔

www.kitabnagri.com

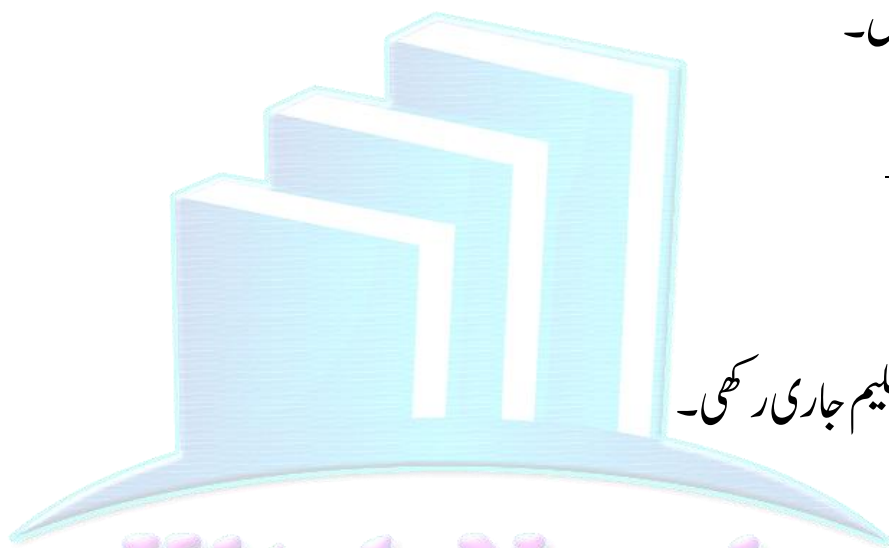
منہالہ اور عالیان کا رزلٹ آچکا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

دونوں اللہ کے فضل و کرم سے امتیازی نمبرز کے ساتھ پاس ہوئے تھے۔

منہالہ اپنی میڈیکل کی تعلیم مکمل کرنے اپنی خالہ کے اصرار پر ان کے پاس چلی گئی تھی جو خود گانا کالوجسٹ تھیں اور اور ان کی بیٹی ہارٹ سپیشلسٹ تھی۔

وہ لندن میں رہتی تھیں۔



عالیان نے بھی اپنی تعلیم جاری رکھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ان دونوں کے درمیان طویل فاصلے حائل ہو چکے تھے۔ ان فاصلوں کو ختم کرنا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔ ایک دوسرے سے بے پناہ عشق کرنے کے باوجود انہوں نے کبھی ایک دوسرے سے بات نہیں کی تھی کیونکہ وہ اپنی حدود کو جانتے تھے۔

تنہا یہ وجودہ

تڑپ رہا ہے تیرے بن

سلگ رہا ہے تیرے بن

تیرے بن

(از خود)



حالات جیسے بھی ہوں وقت تو گزر رہی جاتا ہے۔ وقت کا کام گزرنا ہے۔
وقت کسی کے لیے نہیں رکتا۔ وقت بہت ظالم ہے۔ کسی پر ترس نہیں کھاتا۔ گزرتے وقت کے ساتھ کچھ لوگ
بظاہر بدل جاتے ہیں لیکن ان کے احساس و جذبات!!!!!! وہ کبھی نہیں بدلتے۔ کون جانے بظاہر مضبوط اور
سنجیدہ نظر آنے والا انسان اندر سے کس قدر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔-----؟؟؟؟؟؟

کس قدر بکھرا ہوا ہے۔؟؟؟؟؟؟

کوئی نہیں جانتا۔ کوئی بھی نہیں جانتا سوائے اللہ کی پاک ذات کے یا پھر اس انسان کے جس پر گزرتی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

وقت بہت سے لوگوں کو بدل دیتا ہے۔۔۔

وقت۔۔۔۔۔ خیر چھوڑیں اس وقت تو ہم پوائنٹ پر آتے ہیں۔۔

اوں ہوں فوڈ پوائنٹ پر نہیں سٹوری کے پوائنٹ پر۔۔

پانچ سال کا طویل عرصہ گزر چکا تھا۔ اس کی زندگی کا اہم مقصد مکمل ہو چکا تھا۔ وہ ڈاکٹر بن چکی تھی۔ اس کی بچپن کی خواہش پوری ہو چکی تھی جس کے لیے اسے جان توڑ محنت بھی کرنی پڑی تھی۔ لیکن وہ ابھی بھی نامکمل تھی۔

عالیان ہر پل ہر، ہر وقت، ہر لمحے اس کے خیالات کی زینت بنا رہتا۔
خود کو مطمئن کرنے کے لیے اس نے خود کو بے جا مصروف کر لیا تھا۔

عالیان احمد خان بزنس کی دنیا کا ایک مشہور و معروف نام بن چکا تھا۔

بڑی بڑی کمپنیز

"A.K INDUSTRIES"

کے ساتھ کام کرنے کی خواہش رکھتی تھیں۔

کم وقت میں کامیابی کے مینار تک پہنچنا آسان نہیں ہوتا۔

نہ ہی ہر ایک کے نصیب میں ہوتا ہے۔

اور عالیاں ان چند خوش نصیبوں میں سے ایک تھیں۔

عالیاں خود کو کام میں اس قدر غرق کر چکا تھا کہ اسے خود اپنا ہوش نہیں تھا۔

لیکن ایک احساس نے اس کا ساتھ کبھی ناچھوڑا تھا۔



بیٹھے تھے اپنی مونج میں، اچانک سے رو پڑے

یوں آ کے تیری یاد نے۔۔!!! اچھا نہیں کیا

دیار غیر میں رہتے ہوئے منہالہ اکتا گئی تھی۔ اسے پاکستان آئے ہوئے دودن گزر گئے

تھے۔ ضمائر نے اپنے بوتیک کے قریب ہی گھر لے لیا تھا اور اب وہ وہاں شفٹ ہو گئے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

حباکی شادی اس کے ماموں کے بیٹے زر جان سے ہو گئی تھی۔

ان پانچ سالوں میں بہت کچھ بدل چکا تھا

رقص دیکھا ہے کبھی شاخ سے گرتے ہوئے پتوں کا۔؟؟

یوں جھوم کے گرتے ہیں تیری یاد میں آنسو

"اس فائل کے پرنٹس نکال کر مسٹر عالیان کے آفس میں بھجوا دیں"

عاصم صاحب نے سائقہ کو فائل دیتے ہوئے کہا۔

"او کے پاپا"

کہتے ہوئے سائقہ فائل لے کر چلی گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

عاصم صاحب عالیان کے بزنس پارٹنر تھے۔ سائقہ ان کی بیٹی تھی جو خود کو مصروف رکھنے اور اپنے بابا کے قریب رہنے کے لیے اسی آفس میں کام کرتی تھی۔

سائقہ کی ماما کی وفات ہو چکی تھی جب وہ دو سال کی تھی۔ عاصم صاحب نے اسے باپ کی طرح شفقت بھی دی اور ماں کی طرح توجہ بھی۔

دونوں باپ بیٹی ہی ایک دوسرے کی کل کائنات تھے۔

سائقہ ایک خوش مزاج اور صاف دل کی لڑکی تھی۔ لیکن اس کا مغربی حلیہ اور لبرل ہونا اس کے لیے اکثر تنقید کی وجہ بنتا۔



کالی آنکھیں، کشادہ پیشانی، مضبوط جسم، ہلکی سانولی رنگت اور چھ فٹ قد کا وہ شاندار نوجوان کافی دیر سے جو گنگ کر رہا کر رہا تھا۔ ہاف سیلیوٹی شرٹ سے کسرتی بازو جھانک رہے تھے۔ بہت سے لوگوں کی نظریں اس پر مرکوز تھیں لیکن وہ دنیا وہاں سے بے نیاز اپنی سرگرمی جاری رکھے ہوئے تھا۔

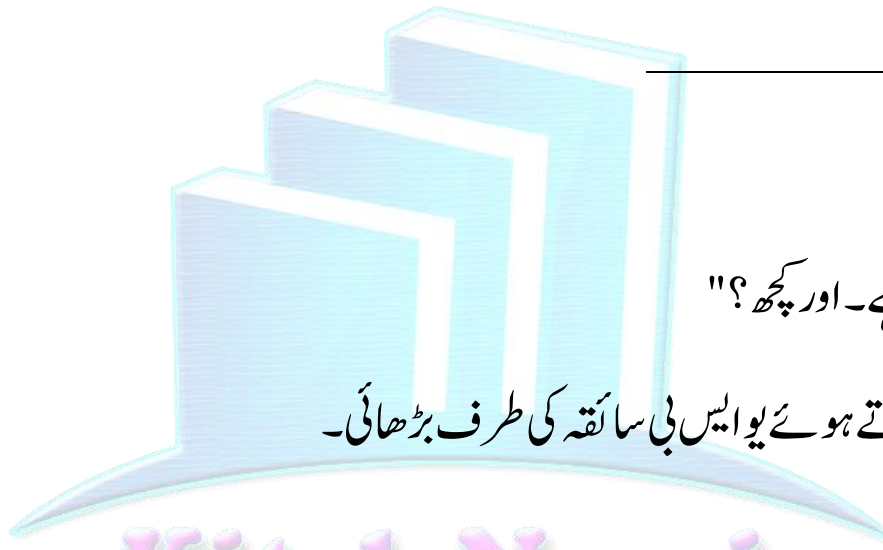
ایک گھنٹہ جو گنگ کرنے کے بعد افراسیاب ایک سیٹ پر براجمان ہوا اور انرجی ڈرنک پینے لگا۔

جانے کب کیا ہو گیا

جو ہم

تیری محبت سے تیرے عشق میں مبتلا ہو گئے

(از خود)



"پریزنٹیشن ریڈی ہے۔ اور کچھ؟"

افراسیاب نے مسکراتے ہوئے یو ایس بی سائقہ کی طرف بڑھائی۔

"نہیں، تھینکس"

سائقہ نے جواباً مسکرا کر افراسیاب سے یو ایس بی لے لی۔

"یو آر ویلکم"

کہتے ہوئے افراسیاب دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔

افراسیاب کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا تھا۔ لیکن سائقہ کو وہ ہمیشہ اچھے سے ٹریٹ کرتا۔ جو سب کو لیکرز کو شک میں مبتلا کرنے کے لیے کافی تھا۔

یہی تو ہمارے معاشرے کا المیہ ہے کہ بنا سچائی جانے لوگ قیاس آرائیاں کرنے لگتے ہیں۔ وہ کیوں نہیں سمجھتے کہ ہر منظر کا ایک پس منظر ہوتا ہے۔

افراسیاب کو سائقہ کے چہرے پر رقم وہ اذیت نظر آتی جو کوئی نہیں دیکھ پاتا تھا۔ اس کے والد کے علاوہ اور کوئی رشتہ ناک تھا۔ لوگوں کو دیکھ اس کی آنکھوں میں حسرت ہلکورے لیتی تھی۔

دراصل جو لوگ اندر سے ویران اور تنہا ہو جاتے ہیں وہ اپنے غم اور دکھ کو چھپانے کے لیے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجالیتے ہیں تاکہ کسی کو ان کے دکھ کا پتہ نہ ملے، انہیں اپنی اداسی کی وجہ نہ بتانی پڑے۔ کچھ لوگ اس لٹیے زیادہ ہنستے ہیں کہ کہیں رونادیں۔

خود اداس ہونے کے باوجود وہ لوگوں کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

اگرچہ وہ خود خوش نہیں ہو سکتے لیکن دوسروں کو خوش دیکھ کر انہیں راحت ملتی ہے۔

جن لوگوں کو مناسب توجہ نہیں ملتی، وہ لوگ ایسے ہو جاتے ہیں۔

زندگی میں موجود محرومیاں انسان کو اس دہانے تک لی آتی ہیں۔

اگرچہ سائقہ کو عاصم صاحب نے بھرپور توجہ دی تھی لیکن ماں کی کمی کو کون پورا کر سکتا ہے۔۔۔؟

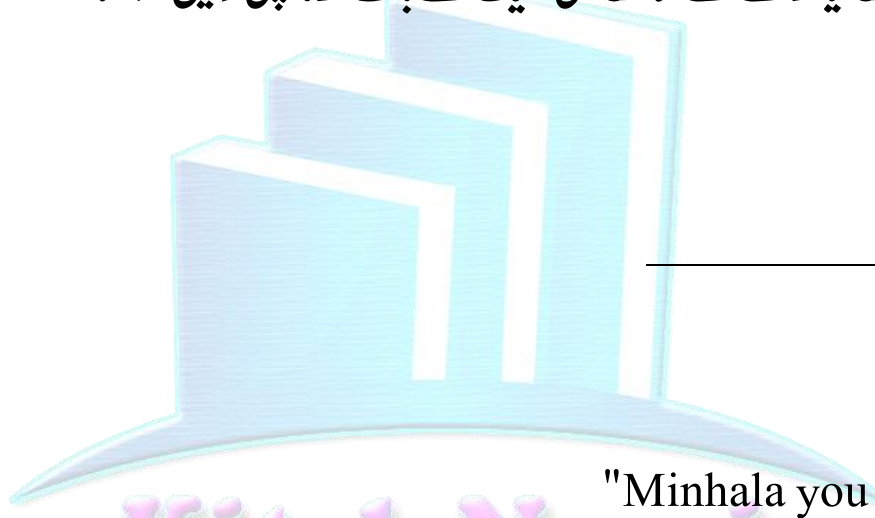
Posted on Kitab Nagri

چاہے کچھ بھی کر لیا جائے لیکن ماں کی کمی کبھی پوری نہیں ہوتی۔

یہ ایک ایسی انمول نعمت ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔

افراسیاب اس کی اذیت کو کم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا تا کہ وہ اکیلا پن محسوس نہ کرے۔ وہ واحد انسان تھی جس سے افراسیاب اچھے سے بات کرتا تھا۔

ورنہ کسی لڑکی کے ساتھ کیا لڑکے کے ساتھ بھی ٹھیک سے بات کرنا اپنی توہین سمجھتا۔



"Minhala you have to Join!!!"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سائقہ نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"BUT I CAN'T"

"وائی"

"اففف۔ اوکے آئی ول"

منہالہ نے ہار مانتے ہوئے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"ویٹنگ فاریو۔ اوکے گڈ بائی۔ اللہ حافظ۔"

کہتے ہوئے سائقہ نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

منہالہ کا بالکل موڈ نہیں تھا لیکن سائی قہ کی بات وہ ٹال نہیں سکتی تھی لہذا پارٹی کی تھیم کے مطابق تیاری کرنے لگی۔

"بٹ وائی افراسیاب؟ وائی یو ڈونٹ وائٹ ٹو جائن دی پارٹی؟"

"بی کا ز آئی ایم ناٹ انٹر سٹڈ ان دس کانسڈ آف سیلبریشن"

"بٹ۔۔۔"

سائقہ کی بات کو کاٹتے ہوئے افراسیاب بولا

"پلیز ڈونٹ انسٹ می"

"ایز پر یور اون وش۔ ٹیک کئیر"

عالیان اپنے کمرے میں بیٹھانجانے کن سوچوں میں غوطہ زن تھا۔

پارٹی کا خیال آتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

Posted on Kitab Nagri

پارٹی تھیم کے مطابق عالیان نے بلیک پینٹ کوٹ کے ساتھ وائٹ ڈریس شرٹ کا انتخاب کیا اور باتھ روم میں گھس گیا۔

منہالہ نے تھیم کے مطابق بلیک ایوننگ گاؤن کا انتخاب کیا۔ ڈائمنڈ نیگل کو اپنی صراحی دار گردن کی زینت بنائے، کانوں میں ڈائمنڈ ٹاپس پہنے، نازک کلائی میں ڈائمنڈ بریسٹ اور ڈائمنڈ رنگ پہنے وہ خود بھی کسی ہیرے کی مانند ہی چمک رہی تھی۔

لائٹ میک اپ اس کی خوبصورتی کو مزید نکھار رہا تھا۔ ماسک پہن کر اور بلیک ہیل والے سینڈل پہنے اب منہالہ بالکل تیار تھی۔ منہالہ نے اپنا بیگ اور گاڑی کی چابی اٹھائی اور چل دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پارٹی شروع ہو چکی تھی۔ ہر طرف گہما گہمی تھی۔ لائٹ براؤن ماربل سے بنے ہال کی دیواروں سے رنگ برنگی روشنی ٹکرا کر خوبصورت سماپیش کر رہی تھی۔

بائیں جانب ڈرنک کاؤنٹر تھا۔ سیلنگ پر لگے گولڈن شینڈلیر ہال کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

انٹرنس پر ڈارک بلیو، بلیک اور وائٹ ڈیکوریشن کی گئی تھی۔ سب لائٹ میوزک سے محفوظ ہو رہے تھے۔
ہاتھوں میں ڈرنکس تھامے سب پارٹی کو انجوائے کر رہے تھے۔

اسی دوران ہال کے سامنے ایک بی ایم ڈبلیو آکر رکی جس میں سے ایک شاندار نوجوان برآمد ہوا۔

بھوری چمکدار آنکھیں، سیاہ بالوں کو جیل لگا کر سیٹ کیا گیا تھا، ہلکی سی

سٹبل بڑھی ہوئی، عنابی ہونٹ، کشادہ پیشانی اور 6 فٹ قد کا نوجوان سب کو اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔ بائیں
ہاتھ میں پہنی قیمتی گھڑی چمک رہی تھی۔ بلیک سوٹ اور بلیک شوز میں ملبوس عالیان کسی سلطنت کا شہزادہ معلوم
ہو رہا تھا۔ شان بے نیازی سے قدم اٹھاتا وہ ہال میں داخل ہوا۔ عالیان نے ماسک پہن رکھا تھا۔ سائقہ سے ملنے
کے بعد عالیان بے زاری سے ارد گرد نظر دوڑانے لگا



فقط ایک کا ہونے میں ہی حسن بندگی ہے غالب

جو روز قبلہ بدلتے ہیں، وہ بے دین ہوتے ہیں

Posted on Kitab Nagri

گاڑی پارک کر کے منہالہ اپنے مخصوص دھیمے انداز میں چلتی ہوئی ہال میں داخل ہوئی۔ منہالہ سیدھا صائقہ کے پاس آئی۔ اور اس سے باتوں میں مشغول ہو گئی۔ منہالہ نے ہاف ماسک پہنا ہوا تھا جس میں سے اس کے ہونٹوں پر لگی سرخ لپ سٹک صاف نظر آرہی تھی۔ شہد رنگ آنکھیں ماسک میں سے جھانک رہی تھیں۔

عالیان کی نظر خود بخود اس طرف اٹھ گئی جہاں منہالہ کھڑی کسی بات پر مسکرا رہی تھی۔ عالیان کے قدم اس طرف اٹھ گئے۔ عالیان کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا وہ کیا کر رہا ہے اور کیوں کر رہا ہے۔ ان دونوں کے درمیان چند ہی قدم کا فاصلہ رہ گیا تھا جب پورے ہال کی لائٹس بند ہو گئیں۔ عالیان جہاں تھا وہیں رک گیا۔

صائقہ نے گیم آرینج کیا تھا۔ صائقہ نے سب لڑکیوں کو ایک قطار میں کھڑا کیا اور لڑکوں کو ان کے مقابل ایک قطار میں کھڑا کر دیا۔

ان کا ٹاسک اپنے مقابل کے ساتھ ڈانس کرنا تھا۔

پورے ہال میں مدھم روشنی تھی بمشکل ایک دوسرے کر دیکھا جاسکتا تھا۔

www.kitabnagri.com

سب اپنا ڈانس پارٹنر سیلیکٹ کر چکے تھے۔

قسمت نے منہالہ اور عالیان کو ملانے کی سازش کی تھی۔ دونوں ایک ساتھ رقص کر رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

عالیان کو تو پہلے ہی اپنے مقابل لڑکی پر منہالہ کاشک گزرا تھا جواب شدت اختیار کر چکا تھا۔

منہالہ کو اپنے مقابل شخص میں شناسائی کی رقم مل رہی تھی۔

دونوں کا دل شدت سے دھڑک رہا تھا۔

ہال میں ڈسکولائٹس آن تھیں۔

ہال میں رومینٹک سانگ گونج رہا تھا جس سے ماحول مزید خوابناک معلوم ہو رہا تھا۔

HAM TERE BIN AB REH NAHI SAKTE

TERE BINA KIA WAJOOD MERA

HAM TERE BIN AB REH NAHI SAKTE

TERE BINA KIA WAJOOD MERA

منہالہ اور عالیان کا یہی حال تو تھا۔ دونوں ایک دوسرے سے جدا نا مکمل تھے۔ مجبوری کے تحت تو جینا پر رہا تھا۔

TUJH SE JUDA AGAR HO JAEIN GE

TO

KHUD SE HI HO JAEIN GE JUDA

ایک دوسرے کے بغیر دونوں سانس لینے والے سٹیچو تھے۔

Posted on Kitab Nagri

ہر پل وہ بن پانی کی مچھلی کی مثال بنے رہتے تھے۔

وہ زندہ تو تھے لیکن جی نہیں رہے تھے۔

KYOUN KI TUM HI HO AB TUM HI HO

ZINDAGI AB TUM HI

CHAIN BHI

MERA DARD BHI

MERI AASHIQUI AB TUM HI HO

وہ ایک دوسرے کی عادت بن چکے تھے۔ ایک دوسرے کے بنا جینا بالکل بے معنی تھا۔

TERA MERA RISHTA HAI KAISA

www.kitabnagri.co IK PAL DOR GAWARA NHI

بظاہر تو ان کا کوئی رشتہ نہیں تھا۔ دراصل ان کا روح کا رشتہ تھا۔ اور جب روحیں آپس میں جڑ جائیں تو کوئی طاقت انہیں علیحدہ نہیں کر سکتی سوائے اس پاک ذات کے۔

TERE LIYE HAR ROZ HEIN JEETE

TUJH KO DIYA MERA WAQT SABHI

Posted on Kitab Nagri

KOI LAMHA MERA NA HO TERE BINA

HAR SAANS PE NAAM TERA

بے شک ایک طویل عرصہ وہ ایک دوسرے سے دور تھے لیکن ایک دوسرے کا تخیل ہمیشہ ان کے پاس تھا۔ ہر سانس کے ساتھ اپنے محبوب کا خیال ہو تو کیا ہی بات ہے!

KYOUN KI TUM HI HO AB TUM HI HO

ZINDAGI AB TUM HI

CHAIN BHI

MERA DARD BHI

MERI AASHIQUI AB TUM HI HO

TERE LIYE HI JIYA MEIN

www.kitabnagri.com

KHUD KO JO YUN DE DIYA HAI

TERI WAFA NE MUJH KO SANBHALA

SAARE GHAMOON KO DIL SE NIKALA

وہ اس آس پر ہی زندہ تھے کہ شاید کبھی تو آمنہ سامنا ہو جائیگا۔ کبھی تو وہ ملیں گے۔

Posted on Kitab Nagri

TERE SATH MERA HAI NASEEB JURA

TUJHE PAA KE ADHOORA NA RAHA

KYOUN KI TUM HI HO AB TUM HI HO

ZINDAGI AB TUM HI

CHAIN BHI

MERA DARD BHI

MERI AASHIQUI AB TUM HI HO

KYOUN KI TUM HI HO AB TUM HI HO

ZINDAGI AB TUM HI

CHAIN BHI

MERA DARD BHI

MERI AASHIQUI AB TUM HI HO



Posted on Kitab Nagri

وہ پرانی یادوں میں غوطہ زن تھے۔ گانا مکمل ہو چکا تھا اور سب کا ڈانس بھی۔ لیکن وہ دونوں کسی اور ہی دنیا میں تھے۔ سب کے تالیاں بجانے سے وہ فوراً الگ ہوئے۔

ساتھ ہی ہال کی لائٹس آن ہو گئیں۔ سب کو ماسک اتارنے کی اجازت مل گئی اور اجازت ملتے ہی سب نے ماسک اتار دیا۔ عالیان تو منہالہ کو دیکھتا ہی رہ گیا۔ وہ دشمن جاں ساری دنیا سے بیگانہ جانے کس سوچ میں غرق تھی۔ کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے ہوئے منہالہ نے سامنے دیکھا تو از خود حیران رہ گئی۔

دونوں ایک دوسرے کو بنا پلکیں جھپکائے یک ٹک دیکھ رہے تھے۔ منہالہ اس قدر مہبوط سی اسے دیکھ رہی تھی کہ کانچ کا گلاس اس کے ہاتھ سے گر کر زمیں بوس ہو گیا۔

سب منہالہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ صائقہ نے اسے ریلیکس ہونے کا لیکن منہالہ اجازت طلب کرتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

اس کی آنکھیں نیلے پانیوں سے بھر گئی تھیں۔
منہالہ نے جلدی سے اپنی گاڑی پارکنگ سے نکالی اور ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے گھر کی راہ لی۔

گھر پہنچ کر منہالہ اپنے کمرے میں چلی گئی اور کمرہ لاک کر لیا۔ جب رو کر دل ہلکا ہوا تو وہ اپنا نائٹ سوٹ پکڑ کے فریش ہونے چلی گئی۔

Posted on Kitab Nagri

عالیان بھی فوراً وہاں سے چلا آیا۔ گھر آکر عالیان خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ چہنچ کرنے کے بعد عالیان بیڈ پر لیٹا کافی دیر منہالہ کے بارے میں سوچتا رہا اور نجانے کب نیند کی آغوش میں پہنچ گیا

منہالہ اپنے بیڈ پر لیٹے چھت کو گھور رہی تھی۔ عالیان کی یادوں میں غوطہ زن وہ نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔

منہالہ کو کسی پل چین نہیں آ رہا تھا۔ کل سے عالیان ہی اس کی سوچوں کا محور بنا ہوا تھا۔ اپنی تمام تر سوچوں کو جھٹک کر منہالہ تیار ہونے چلی گئی۔

منہالہ ایک گورنمنٹ ہسپتال میں جاب کر رہی تھی۔ بے دلی سے تیار ہو کے ہسپتال کے لیے نکل گئی۔ گاڑی روڈ پر سے گزر رہی تھی اور منہالہ ابھی تک سوچوں کے زیر اسر تھی۔ ایک دم اس کی گاڑی کے آگے ایک بچہ آ گیا۔ منہالہ نے جلدی سے ٹرن لیا۔

وہ بچہ تو بچ گیا لیکن منہالہ کی گاڑی سڑک کی ایک طرف موجود درخت سے بری طرح ٹکرا گئی۔ کافی زوردار تصادم کی وجہ سے گاڑی کا بونٹ کچلا جا چکا تھا۔ گاڑی کا دروازہ وا ہو چکا تھا۔

منہالہ کا سر شدت سے سٹیرنگ سے ٹکرایا۔

دیکھتے ہی دیکھتے وہاں پر بہت سے لوگ جمع ہو گئے لیکن مدد کے لیے کوئی نہیں بڑھا۔ چونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ اگر وہ ایسے متاثرہ افراد کی مدد کریں گے تو خود مشکلات کی زد میں آجائیں گے!!!

عالیان آفس کے لیے تیار ہو کر چل پڑا کیونکہ گھر میں نوکروں کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ ارادہ تو اس کا گھر پر رہنے کا تھا لیکن روحان گھر پر نہیں تھا تو اسے بور نہیں ہونا تھا۔

سب عالیان کی پھوپھو کی طرف گئے تھے لیکن عالیان نے جانے سے انکار کر دیا تھا۔ خیر اب تو اس کے پاس کوئی آپشن نہیں تھا۔

عالیان نے گہری سانس ہوا کس سپرد کرتے ہوئے گاڑی کی چابی، موبائیل اور والٹ اٹھایا اور پورچ کی طرف چل دیا۔

گاڑی روڈ پر رواں دواں تھی جب عالیان کی نظر سڑک کنارے موجود ہجوم کی طرف اٹھی۔ وہاں پر شاید کوئی ایکسیڈنٹ ہوا ہو گا، اس سوچ کے زیرِ تخت عالیان نے گاڑی روکی اور تیزی سے ہجوم کی طرف بڑھا۔ سب لوگ کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے کوئی بھی آگے بڑھ کر مدد کی زحمت گوارہ نہ کر رہا تھا۔ عالیان کو لوگوں کے اس ردِ عمل پر شدید غصہ آیا لیکن ابھی متاثرہ انسان کی مدد کرنا زیادہ ضروری تھا۔ ایکسیڈنٹ کا شکار ہونے والی کوئی لڑکی تھی۔

عالیان نے قریب جا کر اس کا رخ اپنی طرف کیا تو اس کا دل دھک سے رہ گیا کیونکہ وہ کوئی اور نہیں منہالہ تھی۔ اس کے سر پر گہری چوٹ آئی تھی۔ اس کے ماتھے سے خون بہہ رہا تھا۔

"منہالہ"

عالیان بے ساختہ چیخا۔ عالیان نے اس کا موبائیل جیب میں ڈالا تاکہ اس کے گھر والوں سے رابطہ کر سکے۔ اور منہالہ کو بازوؤں میں اٹھا کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔ منہالہ کو فرنٹ سیٹ پر بٹھا کر عالیان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور تیزی سے کار کا رخ ہو اسپتال کی جانب موڑ دیا۔

منہالہ کو ڈریسنگ کے لیئے لے جایا جا چکا تھا۔ عالیان نے منہالہ کا موبائیل نکالا اور ضمائر کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔۔

کچھ دیر تک منہالہ کے گھر والے آگئے تھے۔ منہالہ کو ہوش آچکا تھا۔ چوٹ زیادہ گہری نہ تھی ضمائر اور دستگیر صاحب منہالہ کے پاس کھڑے تھے۔ عالیان کو وہاں رکنا مناسب نہ لگا۔ عالیان نے ایک نظر منہالہ پر ڈالی اور بے دلی سے مردہ قدم اٹھاتے ہو اسپتال سے نکل گیا۔

www.kitabnagri.com

ڈاکٹر سے بات کرنے کے بعد ضمائر منہالہ کو گھر لے گیا۔ انجیکشنز اور دوائیوں کے زیر اثر منہالہ گھر آتے ہی اپنے کمرے میں جا کر سو گئی۔

Posted on Kitab Nagri

عالیان آفس میں بے دلی سے فائلز کو دیکھ رہا تھا۔ یکدم اسے یاد آیا کہ منہالہ کا موبائل تو اس کے پاس ہی رہ گیا۔ ایک شرارت بھری مسکراہٹ عالیان کے ہونٹوں کا محاصرہ کر گئی۔

دو دن گزرنے کے بعد منہالہ خود کو کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔ دو دن نقاہت کے باعث منہالہ کو گرد و نواح کی ہوش تک نہ تھی۔ اب صبح سے وہ اپنا سیل ڈھونڈ رہی تھی۔ ضمائر سے پوچھنے پر بھی اس نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ کچھ سوچتے ہوئے منہالہ نے گھر کے فون سے اپنا نمبر ڈائل کیا۔ دو بیل کے بعد کال ریسپونڈ کر لی گئی تھی۔ منہالہ کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ اب کیا بولے۔

اسی لمحے گھمبیر مردانہ آواز فون کے سپیکر پر گونجی

"السلام علیکم"



www.kitabnagri.com

اک عمر ہو گئی لیکن بچپنا نہیں گیا

ہم آج بھی دیئے جلاتے ہیں تیری آہٹ پر

مقابل کی گھمبیر مردانہ آواز نے منہالہ کی سماعت تک رسائی کی۔

"وعلیکم السلام"

منہالہ کے جواب کے بعد خاموشی چھا گئی۔ کچھ دیر بعد منہالہ کی آواز فون پر ابھری۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ کے پاس جو موبائیل ہے وہ میرا ہے۔ جو مجھے جلد از جلد چاہیے"

منہالہ کے بے لچک لہجے سے عالیان خاصا امپریس ہوا۔ اس کی جگہ کوئی اور ہوتی تو پزل ہو جاتی لیکن وہ منہالہ تھی اپنے نام کی ایک ہی!!۔

"لیکن موبائیل لینے کے لیے تو آپ کو ہم سے مل کر ہمیں تھینکس بولنا ہو گا"

پہلے تو منہالہ نے انکار کر دیا لیکن پھر کچھ دیر بحث کے بعد منہالہ مان گئی۔ منہالہ کو ایک کیفے کی لوکیشن سینڈ کرنے کے عالیان اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ اب بسے کل کاشت سے انتظار تھا۔

کال ڈسکنیکٹ ہو چکی تھی۔ منہالہ کا دل شدت سے دھڑک رہا تھا۔ اسے وہ آواز اپنی اپنی سی لگی تھی۔ لیکن اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ کون ہے!۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عالیان کافی دیر سے کیفے میں بیٹھا اپنے سیل پر گیم کھیل رہا تھا۔ منہالہ کو بتائے ہوئے وقت سے پہلے جناب وہاں موجود تھے۔ جلدی جو تھی اس سے ملنے کی۔ گرے پیٹ کے ساتھ نیوی بلیو شرٹ مین وہ مردانہ وجاہت کا ثبوت بنا بیٹھا تھا۔ آدھے انچ تک بڑھی ہوئی سٹبل اور اس کا بے نیاز انداز اس کی گریس میں اضافہ کر رہا تھا۔

منہالہ کیفے میں داخل ہوئی۔ بلیو بلیک کمبینیشن کرتے کے ساتھ بلیک کیپری ٹراؤزر اور بلیو بلیک حجاب میں منہالہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔ میک اپ سے پاک چہرہ دمک رہا تھا۔ عالیان نے اسے

Posted on Kitab Nagri

ستائشی نظروں سے دیکھا۔ منہالہ اطمینان سے قدم اٹھاتی آکر ٹیبل پر بیٹھ گئی۔ لیکن جب اس نے نظریں اٹھائیں تو سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گئی۔ کیونکہ وہ کوئی اور نہیں عالیان تھا۔ وہ دشمن جاں اپنے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ سجائے منہالہ کے خوبصورت چہرے کو اپنی نظروں میں اتار رہا تھا۔ جیسے اس کے ہر ایک نقش کو حفظ کرنے کا ارادہ ہو۔ عالیان نے اپنی نگاہیں براہ راست منہالہ کی آنکھوں میں گاڑ دیں۔ لیکن ویٹر کے آنے سے ان کا ارتکاز ٹوٹ گیا۔ عالیان نے کافی آرڈر کی اور منہالہ کی طرف متوجہ ہوا جو ابھی تک شوکڈ تھی۔ عالیان نے خاموشی سے سیل منہالہ کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے عالیان سے موبائیل لے لیا۔ اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔

"تو آپ مجھے ہو سپیٹل لے کر گئے تھے"

منہالہ نے اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے اپنے لہجے کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔ منہالہ آج پہلی بار عالیان سے براہ راست بات کر رہی تھی۔ عالیان کو یوں محسوس ہوا گویا کوئی اس کے کانوں میں رس گھل رہا ہے۔ منہالہ عالیان کے جواب کی منتظر تھی جبکہ وہ تو منہالہ کے سحر سے ہی نکل نہیں پا رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"جی بالکل"

مختصر جواب دے کر عالیان نے منہالہ سے نظریں ہٹالیں۔ اتنی دیر میں کافی بھی آچکی تھی۔

"تھینکس آلوٹ عالیان !!!۔"

منہالہ نے تکلفانہ کلمات ادا کرنا اپنا فرض سمجھا

Posted on Kitab Nagri

"اوہ پلیز!!!۔ دیر از نوئیڈ آف سچ فار میٹیز ناؤ آئی وائٹ ٹوڈ سکس آؤر پر سنلرز۔ یو نووٹ از آئی ایم ٹاکنک
اباؤٹ؟؟"

منہالہ نے نا سمجھی سے سر ہلایا۔

آوانٹ ٹوسٹارٹ آئیولا ئف بائی آلیگل ریلیشنشپ"

منہالہ نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔ اس کی مسکراہٹ ہی اس کا جواب تھی۔

"آنر فار می"

عالیان بھی منہالہ کی طرف دیکھ کے مسکرانے لگا اور سر کو ہلکا سا خم دیا۔ اچانک منہالہ کا چہرہ سپاٹ ہو گیا۔ ایسے
کام نہیں بنے گا جناب اپنے پیرنٹس کو میرے گھر بھیجیے۔

اپنی بات مکمل کرتے ہی منہالہ قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

عالیان جو منہالہ کے سیرنیمس ہونے پر گھبرا گیا تھا اب پر سکون ہو چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

"بہت جلد"

عالیان کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

کچھ دیر بعد دونوں کیفے سے نکل گئے۔ منہالہ ہو سپٹل چلی گئی جبکہ عالیان آفس کے لئے نکل گیا۔

Posted on Kitab Nagri

افراسیاب اپنے کام میں مصروف تھا جب سائقہ ایک فائل لے آئی۔ افراسیاب سے کنسلٹ کرنے کے بعد سائقہ پلٹ گئی۔ لیکن اس کا بازو لگنے سے کانچ کا گلاس زمین بوس ہو گیا۔

کانچ چھوٹے چھوٹے ٹکروں میں بٹ چکا تھا۔ سائقہ فائل ٹیبل پر رکھ کر کانچ کے ٹکڑے اٹھانے لگی۔ افراسیاب نے اسے منع بھی کیا لیکن سائقہ باز نہ آئی۔ اسی بحث کے دوران کانچ کا ایک ٹکڑا سائقہ کے ہاتھ میں پیوست ہو گیا۔

"آہ"

درد کی وجہ سے سائقہ کراہ اٹھی۔ افراسیاب فوراً اس کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔ افراسیاب نے چیک کیا تو کانچ کافی حد تک گھس گیا۔ کٹ گہرا تھا۔ ڈریسنگ سے بلیڈنگ کا بند ہونا ممکن نہیں تھا۔ صاف نظر آ رہا تھا کہ سٹیچرز کی ضرورت ہے۔ افراسیاب نے اسے کلینک لے جانے کا فیصلہ کیا۔

Kitab Nagri

"ڈونٹ وری بچے!۔ یہ موسمی بخار ہے زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ اپنے ""ایگزیمنز سے پہلے ٹھیک ہو جاؤ گے"

منہالہ نے اسد (پیشنٹ) کو میڈیسن دے کے اسے پیار سے سمجھایا۔ اس آٹھ سالے بچے نے منہالہ کی باتوں کو غور سے سنا اور تابعداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔

"دیس لائک آگڈ بوائے"

Posted on Kitab Nagri

منہالہ نے اسے داد دی۔ اس بچے نے منہالہ کے گال پر کس کی اور شکریہ کہتا ہوا چل پڑا۔ منہالہ مسکرا کر اس چھوٹے سے بچے کی پشت کو دیکھا اور اپنے ٹیبل پر موجود فائلز کو چیک کرنے لگی۔

عالیان جب آفس میں داخل ہوا تو سائقہ اور افراسیاب موجود نہ تھے۔ میٹنگ شروع ہونے میں چند منٹ رہ گئے تھے۔ عالیان نے دونوں کا نمبر ڈائل کیا لیکن بے سود عالیان کا غصہ شدت اختیار کر گیا۔ عالیان کی آج ایک اپورٹنٹ ڈیل تھی جس کی سب مینیجمنٹس سائقہ نے کی تھیں۔

کلائنٹس آچکے تھے لیکن سائقہ ابھی تک نہیں پہنچی تھی۔ لہذا عالیان کو ان سے ایکسیوز کرنا پڑا۔ سائقہ کی وجہ سے ایک بڑی ڈیل مس ہو چکی تھی۔ عالیان اپنے بزنس کو لے کر انتہائی پوزیسو تھا۔ اپنا اتنا بڑا اس دیکھ کر عالیان کا غصہ سے دماغ پھٹ رہا تھا۔

سائقہ کے ہاتھ پر سٹیچز لگ چکے تھے۔ افراسیاب سائقہ کو گھر ڈراپ کر دیتا لیکن سائقہ نے آفس جانے کی ضد کی۔ دونوں کو آج کی میٹنگ کا خیال تک نہ رہا تھا لیکن یاد آنے پر افراسیاب کے تو خیر نہیں لیکن سائقہ کے طوطے ضرور اڑ گئے تھے۔ وہ حواس باختہ ہو چکی تھی کیونکہ عالیان کے غصے کا اسے بخوبی علم تھا۔ افراسیاب ریش ڈرائیونگ کرتا آفس پہنچا جہاں سب کے چہرے کے رنگ اڑے ہوئے تھے کیونکہ عالیان نے سب کو خوب ڈانٹ پلائی تھی۔ لیکن فی الحال ان دونوں کے دماغ میں ایک ہی بات تھی۔ دونوں فوراً عالیان کے آفس کی طرف بڑھے لیکن وہاں کا منظر دیکھ کر ان پر خوف کا قبضہ ہو گیا۔

عالیان جلے پاؤں کی بلی کی مانند چکر کاٹ رہا تھا جب افراسیاب اور صائقہ نے ناک کیا۔
"کم ان"

عالیان کی غصے سے بھرپور آواز آئی۔ افراسیاب پر تو کوئی اثر نہ ہوا کیونکہ اسے کسی کے مزاج سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ تو سب سے بے نیاز اپنی ذات میں مصروف رہتا۔ لیکن صائقہ کے چہرے پر ایک رنگ آیا اور گیا جسے افراسیاب نے محسوس کیا تھا۔ دونوں ایک ساتھ داخل ہوئے تو عالیان کی کنپٹیاں سلگ اٹھیں اور ماتھا مزید تن گیا۔

"کہاں تھے تم دونوں؟"

اس نے صائقہ کے پٹی بندھے ہاتھ کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

"کچھ پوچھا ہے میں نے۔۔۔" **Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

انہیں خاموش پا کر عالیان غصے سے دھاڑا۔

دونوں کو دوستیوں سے فرصت ملے تب ہی کچھ یاد رہے گانا۔ آج تم دونوں سپیشلی سائی قہ "تم۔ تمہاری وجہ سے اتنی امپورٹنٹ ڈیل ہمارے ہاتھوں سے نکل گئی۔ بٹ آئی ایم ڈیم شور تم دونوں "کو کوئی فرق نہیں پڑا ہو گا۔

افراسیاب نے اپنے غصے پر قابو پانے کے لیے مٹھیاں بھیجنے لیں جبکہ صائقہ روہانسی ہو چکی تھی۔

"NOW JUST GET LOST, I DON'T WANT TO SEE YOUR FACE"

عالیان غصے سے غرایا۔ افراسیاب اپنا غصہ جبکہ سائقہ اپنے آنسو قابو کرتی باہر آگئی۔ اور دونوں کام میں مصروف ہو گئے۔

عالیان نے ٹیبل سے گاڑی کی چابی اور والٹ اٹھایا اور باہر چلا گیا۔ اس کا دماغ غصے سے پھٹ رہا تھا۔ عالیان نے گھر کی راہ لی۔ عالیان رات کو بالکل نہ سویا تھا۔ عالیان نے سردرد کی ٹیبلٹ لی اور لیٹ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ نیند کی آغوش میں پہنچ گیا۔

12۔ بچے منہالہ کی ڈیوٹی ختم ہوئی۔ وہ کافی تھک گئی تھی۔ گھر آکر منہالہ نے فریج سے جوس لیا اور اپنے کمرے میں آگئی۔ اس نے دن میں کئی بار عالیان کو کال کی لیکن اس نے رسیونہ کی۔ منہالہ نے دوبارہ ٹرائی کیا لیکن جواب نہ ملا!!۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا، منہالہ نے موبائیل پٹھا اور بیڈ پر نیٹ کر چھت کو گھورنے لگی۔

عالیان کا سیل سائلنس پر تھا۔ اور جلدی میں اس کا سیل آفس میں ہی رہ گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا۔ سورج کی کرنیں کھڑکی میں سے ہوتی ہوئیں اس کے خوبصورت معصومیت سے پر چہرے کو چھو رہیں تھی۔ روشنی پڑنے سے اس کی نیند میں خلل پڑا۔ منہالہ نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تو گھڑی 9 بجنے کا اعلان کر رہی تھی۔ کچھ دیر نارمل ہونے کے بعد کے اسے پھر عالیان کے کال نا اٹھانے والی بات یاد آگئی۔ منہالہ نے موبائل آن کیا اور آن لائن لڈ وکھیلنے لگی لیکن اس سے اس کا موڈ اور خراب ہو گیا کیونکہ وہ ہار گئی تھی۔ جی بھر کے بد مزہ ہونے کے بعد منہالہ نے سیل اچھال دیا اور اپنے کپڑے سیلیکٹ کو کے فریش ہونے چلی گئی۔

کافی دیر سونے کے بعد عالیان کافی فریش فیل کر رہا تھا۔ نیوی بلیو تھری پیس سوٹ کے ساتھ بائیں ہاتھ میں رولیکس کی گھڑی اور اس پر اس کی شاہانہ چال سب کو اس کی طرف متوجہ کر رہی تھی۔ پرفیوم کی خوشبو بکھیرتا ہوا عالیان آفس میں داخل ہوا۔ جب وہ اتنے آفس میں داخل ہوا تو اپنا موبائل ادھر دیکھ کر اسے اپنی لاپرواہی پر برا لگا لیکن اسے حیرت کا جھٹکا لگا جب اس نے منہالہ کی 69 مسڈ کالز دیکھیں۔ عالیان نے کال بیک کی لیکن کوئی ریسپونس نہ ملا۔

منہالہ ہاسپٹل کے لیئے تیار ہو کر گھر سے نکلی تو اس کا سیل بزم ہوا اس نے دیکھا تو عالیان کی کال تھی۔ منہالہ نے کال ڈسکنیکٹ کی اور گاڑی میں بیٹھی ہی تھی کہ دوبارہ عالیان کی کال آگئی۔ اس نے سیل آف کیا اور کارزن سے بھگالے گئی۔

ساحل قریب ہی تھا کہ طوفان آگیا

جو اس کے بعد گزری کناروں سے پوچھ لو۔

کافی دیر ٹرائی کرنے پر بھی جب رابطہ قائم نہ ہو سکا تو ناچار عالیان نے موبائیل چھوڑ کے اپنا سر تھام لیا۔

عالیان سے بات کرنے کو منہالہ کا دل مچل رہا تھا لیکن اپنا اگنور کیا جانا وہ کیسے برداشت کر لیتی۔ اس کے لئے اس کی سیلف ریسپیکٹ سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔ لیکن وہ تو عالیان سے عشق کرتی تھی۔ عشق میں تو اپنی ذات ہی کچھ معنی نہیں رکھتی عزت نفس تو کچھ بھی نہیں ہے۔

منہالہ نے اپنا سیل آن کر لیا۔ وہ کافی دیر عالیان کی جانب سے کسی قسم کے رسپونس کا انتظار کرتی رہی لیکن عالیان کی طرف سے اسے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ منہالہ کے سامنے اگر اس وقت عالیان ہوتا تو وہ اس کے سر میں ضرور کوئی چیز دے مارتی۔

www.kitabnagri.com

سٹاف کو احکامات جاری کرتا ہوا عالیان اپنے آفس میں واپس آگیا۔ اس نے منہالہ کو کال کرنے کی لئے سیل اٹھایا۔ اتنا تو اسے معلوم ہو گیا تھا کہ منہالہ ناراض ہو گئی ہے۔ اور اس کی حرکات سے صاف واضح تھا کہ وہ ایسے ہاتھ نہیں آنے والی اس سے براہ راست بات کرنا ہی مسئلے کا واحد حل تھا۔

عالیان نے اسے کال کرنے کا ارادہ ملتوی کیا اور میسج ٹائپ کرنے لگا۔

ٹراما سینٹر کا راونڈلے کرواپس آتے ہوئے اس کا سیل بڑھوا۔ اس نے دیکھا تو عالیان کا میسج تھا۔

اوہ مائی گرل اتنا غصہ!!!! اتنی ناراضگی اچھی نہیں ہوتی۔ بہتر ہے ہم بالمشافہ بات کریں۔"

"میٹ می ان دی آفس

اور ساتھ میں آفس کا ایڈریس لکھا ہوا تھا۔ منہالہ کا دماغ آؤٹ ہو گیا۔

"ہنہ، یہ بھی اپالو جائز کا کوئی طریقہ ہے۔ میٹ می ان دی آفس"

منہالہ نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے آخر میں عالیان کی نقل اتاری۔

Kitab Nagri

افراسیاب اور صائقہ کو عالیان کی بات انتہائی ناگوار گزری۔ لہذا اب وہ آفس میں کم ہی بات کرتے۔ افراسیاب میں کچھ ایسا تھا جو صائقہ کو اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔ وہ بری طرح اس کی طرف کھنچتی تھی۔

شام میں اپنی ڈیوٹی مکمل ہونے کے بعد منہالہ نے عالیان کے آفس کا رخ کیا۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے وہ آفس میں داخل ہوئی۔ گیٹ کے سامنے وسیع پارکنگ تھی اس کے سامنے آفس کی شاندار عمارت۔ منہالہ نے

Posted on Kitab Nagri

عمارت پر سرسری نظر دوڑائی اور اندر داخل ہو گئی۔ اس کا غصہ پوری طرح ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔ پھر جلتی پے تیل کا کام اگلے واقعے نے کر دیا۔

عالیان ایمن کے ساتھ اپنا نیکسٹ پروجیکٹ ڈسکس کر رہا تھا جب اس کی سیکرٹری نے اسے کسی کے آنے کی اطلاع کی۔

منہالہ نے عالیان کو رپلائی نہیں کیا تھا اسی لئے عالیان سمجھا کہ منہالہ نہیں آئے گی۔ اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ منہالہ آئے گی۔

"جو بھی ہے اسے کہیں کچھ دیروٹ کرے"

کہ کر عالیان دوبارہ ایمن سے کنسلٹ کرنے لگا۔

ٹھیک بیس منٹ بعد ایک لڑکی منہالہ کو بلانے آئی۔ اس کا چہرہ دھواں دینے لگا تھا۔ آنکھوں میں شدتِ ضبط سے سرخ ڈورے نمایاں تھے۔ اور اب جب وہ جانے لگی تھی تو اسے بلاوا آگیا۔

منہالہ پیر پٹختی آفس میں داخل ہوئی۔ اسے دیکھتے ہی حیرت سے عالیان کا منہ کھل گیا۔

"منہالہ تم!! آئی ایم ریلی سوری مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔"

"شٹ اپ پ"

عالیان کی بات کو کاٹتے ہوئے منہالہ چلائی۔

"منہالہ میری بات تو سنو"

"کیا سنوں میں؟ ہاں؟ کیا سنوں؟۔"

"دیکھو منہالہ۔۔۔۔۔"

"کچھ نہیں سننا کچھ نہیں دیکھنا مجھے۔"

شدت جذبات سے اس کا سانس پھول رہا تھا اس پر وہ حلق کے بل چلا رہی تھی۔

"منہالہ پلیز کام ڈاؤن"

تم نے خود کو سمجھ کیا رکھا ہے؟ تم مجھے ایسٹٹیوڈ شو کر رہے ہو کل سے لے کر آج تک ذرا "اپنے رد عمل پر غور کرو۔ مجھے دوسروں کی طرح نہ سمجھنے کی ہرگز غلطی نہ کرنا! مسٹر عالیان!!!۔"

انگلی اٹھا کر وہ وارننگ دیتے لہجے میں بولی۔

عالیان جو کب سے اسے نرمی سے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے اس کی باتوں کو نظر انداز کر رہا تھا اس کی اس بات پر اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

ان آف منہالہ!! بہت بول لیا تم نے میں چپ ہوں اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تم مجھ پر بے

"بے بنیاد الزامات لگاؤ"

منہالہ کے مقابل آتے وہ تیز آواز میں غرایا۔

Posted on Kitab Nagri

منہالہ کی آنکھیں نیلے پانیوں سے بھر گئیں۔ اس کی آنکھیں پہلے ہی چھلکنے کے لیے بے تاب تھیں۔ عالیان کے تیز لب و لہجے پر وہ خود کو قابو نہ کر پائی اور زار و قطار رونے لگی۔

منہالہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر عالیان کو اپنے لہجے کا احساس ہوا۔

" I DIDN'T MEANT TO HURT YOU MINHALA "

اس نے منہالہ کو بیٹھنے کا کہا۔ وہ پاس ایک چیئر پر بیٹھ گئی۔ عالیان بھی اس کے مقابل بیٹھ گیا۔ جب اس کے آنسو خشک ہوئے تو عالیان نے خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر عالیان نے ساری بات اس کے گوش گزار کی۔ اس کی بات سن کر منہالہ کو ندامت نے آگھیرا۔

" پلیز مجھے معاف کر دیں غصے میں میں نے آپ کو بہت غلط کہہ دیا "

" دیٹس آل رائٹ۔ لیکن سزا تو آپ کو ملے گی "

عالیان نے مسکراہٹ دبا کے شرارت سے کہا جبکہ اس کی بات پو منہالہ کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ عالیان اس کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔

" لیکن شادی کے بعد "

اس کے معنی خیزی سے کہنے پر منہالہ کان کی لوتک سرخ ہو گئی۔ آپ بھی ایسی باتوں پر اتر آئے۔ شرم تو نہیں آتی۔

منہالہ نے اسے شرم دلانے کی ناکام کوشش کی۔

Posted on Kitab Nagri

اب اپنی ہونے والی "ا" سس "سے کیسی شرم!!؟

عالیان نے "اس" کو لمبا کرتے ڈھیٹ پن کے ریکارڈ توڑے۔

اب کی بار منہالہ کا منہ کھلنے کے ساتھ اس کی آنکھیں بھی پھٹ گئیں۔

اب آپ کچھ زیادہ ہی فری ہو رہے ہیں میں تو چلی۔

منہالہ ناک چڑھاتے ہوئے بولی۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے۔

عالیان نے مزید بے شرمی کا مظاہرہ کیا۔ منہالہ کے دروازے تک جاتے قدم رک گئے۔ عالیان نے اس کی طرف قدم بڑھائے۔ منہالہ پیچھے ہوتی گئی یہاں تک کہ دیوار سے جا لگی۔ عالیان اس سے دو قدم کے فاصلے پر رک گیا لیکن منہالہ نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لیں۔ اس کی یہ حرکت دیکھ کر عالیان کو دکھ ہوا یعنی وہ عالیان کے بارے میں سوچتی ہے کہ کچھ بھی کر سکتا ہے؟ عالیان دو قدم مزید پیچھے ہوا۔ وہ تو منہالہ کو تنگ کر رہا تھا۔ ہو سہیل لے جانے کے علاوہ اس نے کبھی منہالہ کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا پھر بھی وہ۔۔۔۔۔؟

اسے منہالہ کی سوچ پر افسوس ہوا۔

کچھ دیر یو نہی کھڑے رہنے کی بعد منہالہ نے آنکھیں کھولیں تو وہ چمیر پے بیٹھا اسے دکھ بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"لسن منہالہ! میں تمہیں اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں اور اپنی عزت پر داغ کوئی بھی نہیں لگاتا۔"

Posted on Kitab Nagri

پھر عالیان نے گھڑی کی طرف دیکھا۔

"ٹائم زیادہ ہو گیا ہے یو شوڈ گوناؤ"

منہالہ نے اسے فخریہ نگاہوں سے دیکھا پھر دل میں خدا کا شکر ادا کیا۔

"تھینکس فور یور آنر۔ ٹیک کئیر"

کہتے ہوئے منہالہ چلی گئی اور عالیان اس کے الفاظ کو یاد کرتا ہوا مسکرا دیا۔

منہالہ گھر آئی تو لاؤنج میں اسے مغیز صاحب بیٹھے نظر آئے لیکن آج ان کے ساتھ ممانی بھی تھی۔ ممانی کو دیکھتے ہی اسے ناگواری نے آگھیرا۔ منہالہ نے سب کو اجتماعی سلام کیا اور بادل نحواستہ آکر ان کے سامنے بیٹھ گئی۔ ممانی کو مکھن لگانے کی خاص عادت تھی۔ اب بھی وہ اپنی عادت سے مجبور ہو کر بولیں۔

"ماشا اللہ کسی کی نظر نا لگے کتنی پیاری ہے ہماری منہالہ۔ لیکن ضد اور غصے کی تیز ہے"

www.kitabnagri.com

بالکل افراسیاب کی طرح۔

ممانی نے گفتگو کو طول دیتے ہوئے کہا۔ منہالہ کو ان کی باتوں سے جھنجھلاہٹ ہونے لگی۔

"آئی ایم ٹوٹا رڈ موم آئی نیڈ سم ریسٹ"

کہتے ہوئے منہالہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ٹھیک ہے بیٹا جاؤ جا کے آرام کرو"

نادیہ بیگم نے شفقت بھری مسکراہٹ اچھالتے ہوئے نرمی سے کہا۔
منہالہ کے جانے کے بعد نادیہ بیگم سنجیدگی سے مغیز صاحب سے گفتگو کرنے لگیں۔

منہالہ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد فریش ہو کر آئی تو اس کے سیل پر عالیان کی کال تھی۔
"السلام علیکم"

"وعلیکم السلام۔ ہنی آئی ہو آگڈ نیوز فار یو۔ کل موم ڈیڈ ہمارے رشتے کے لیے تمہارے گھر آرہے ہیں گیٹ ریڈی

کہتے ہوئے اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

منہالہ کو اپنی قسمت رشک ہونے لگا۔ وہ شکرانے کے نوافل ادا کرنے چلی گئی۔ وہ خود کو بے انتہا خوش قسمت تصور کر رہی تھی کیونکہ آج تک اس نے جو کچھ بھی چاہا تھا اسے ملا تھا لیکن اسے کیا پتہ تھا زندگی ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی۔ اس بار اس کی قسمت میں کچھ منفرد لکھا جا رہا تھا لیکن وہ ان باتوں سے بے خبر اپنی خوشیوں میں مگن تھی۔

Posted on Kitab Nagri

منہالہ کی جب آنکھ کھلی تو سورج کی کرنیں زمیں کو روشنی مہیا کر رہی تھیں۔ روشنی اندھیرے کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔ چڑیاں چہچہا رہی تھیں۔ وہ بھی اس حسین صبح کا ایک حصہ معلوم ہو رہی تھی۔ شہد آگیاں زلفیں اس کے پر نور چہرے کا احاطہ کیئے ہوئے تھیں۔ رات دیر سے سونے کے باعث شہد رنگ آنکھوں میں ابھی بھی نیند کی رمتق باقی تھی۔ منہالہ نے اپنے نرم گھنگھریالے بالوں کو جوڑے میں قید کر کے کلپ لگایا۔ ایک مسٹر ڈکٹر کا ڈریس منتخب کر کے وہ فریش ہونے باتھ روم میں گھس گئی۔

جلدی میں منہالہ کا سیل گھر پر ہی رہ گیا۔ عالیان نے اسے 00-7 بجے کا وقت دیا تھا۔ منہالہ نے گھڑی کی طرف دیکھا جو 35-7 کا عندیہ دے رہی تھی۔ منہالہ نے اپنے چیزیں سمیٹیں اور جلدی سے گھر کی راہ لی لیکن اسے کیا پتہ تھا کہ گھر پر ایک "سرپرائز" اس کا منتظر ہے۔

منہالہ ریش ڈرائیونگ کرتی گھر پہنچی لیکن اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا جب اسے کوئی مہمان نظر نہ آیا لیکن مٹھائی اور فروٹ باسکٹس دیکھ کر اسے اندازہ ہوا کہ مہمان چلے گئے ہیں۔ منہالہ نے شکر کا کلمہ پڑھا اور فریج سے جو س نکال کر گلاس میں انڈیلا اور نادیہ بیگم کے پاس چل دی۔ نادیہ بیگم لاؤنج میں بیٹھی تھیں۔ منہالہ نے ان کے مقابل صوفہ پر جگہ سنبھالی۔

"موم آج کوئی مہمان آئیے تھا۔؟؟"

منہالہ نے ان سے استفسار کیا۔

Posted on Kitab Nagri

نادیہ بیگم نے بھی بنا کوئی تمہید باندھے بات شروع کی۔

"کل تمہارے ماموں آئے تھے تمہارے اور افراسیاب کے رشتے کی بات کرنے۔"

نادیہ بیگم سانس لینے کی لئے رکیں۔

"تمہارے بابا کو بھی کوئی اعتراض نہیں۔ آج وہ شگن کر گئے ہیں دو دن بعد منگنی ہے"

منہالہ کے سر پر بم پھوٹ رہے تھے۔ کچھ دیر تو وہ ہکا بکا بیٹھی رہی پھر مردہ قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اب انکار کر کے اسے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔ باہر والوں کا تو پتا نہیں لیکن اس کے اپنے گھر والوں نے اسے طعنے دے کر ضرور مار دینا تھا۔

کچھ انسان ایسے ہوتے ہیں کہ جتنے مرضی ویل ایجو کیٹڈ ہوں اپنی غیرت انہیں پھر بھی ہر چیز سے مقدم ہوتی ہے یہاں تک کہ اپنے سے جڑے رشتوں کی خوشی سے بھی زیادہ !!!۔

وہ اپنی جان تو دے سکتے ہیں لیکن اپنی بات سے مکر نہیں سکتے۔ اب جب منہالہ کے گھر والوں نے معیز صاحب کو زبان دے دی تھی کہ ان کو افراسیاب منہالہ کے قبول ہے منہالہ کے احتجاج کرنے پر اس کے ساتھ کافی برا بھی ہو سکتا تھا۔

لیکن تھی تو وہ بھی منہالہ ہی ایسے وہ عالیاں سے کیا وعدہ توڑ نہیں سکتی تھی۔ فالحال اسے اپنا لائحہ عمل تیار کرنا تھا جس کے لئے اسے کچھ وقت درکار تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ابھی سب سے اہم کام عالیان کو آگاہ کرنا تھا۔ وہ اپنا موبائیل ڈھونڈنے لگی جو صبح گھر پر ہی رہ گیا تھا۔ وہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے ہلکان ہو گئی تھی۔ آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد بھی وہ اپنے سیل تک رسائی نہ کر سکی۔ وہ مضطربانہ کمرے میں چکر کاٹنے لگی۔ جب تھک گئی تو بیڈ پر ڈھے گئی۔ وہ کمرے کی چھت کو گھورنے لگی کیونکہ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

عالیان کے والدین خوشی خوشی مٹھائی اور پھلوں کی ٹوکریاں لے کر منہالہ کے گھر پہنچے لیکن بات چیت کرنے پر معلوم ہوا کہ دو دن بعد منہالہ کی اپنے ماموں زاد سے منگنی ہے۔ وہ جتنی خوشی سے گئے تھے اتنے ہی اداس گھر آئے۔ عالیان پر جوش سا ان کا انتظار کر رہا تھا۔ لیکن ان کے تھکے چہرے دیکھ کر اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

"موم ڈیڈ!! کیا ہوا

لیاقت صاحب اور صبا بیگم نے عالیان کو ساری بات بتادی۔ عالیان ساری روداد سن کر مشتعل ہو گیا۔ لاؤنج میں موجود ہر چیز کو زمیں بوس کرتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

لیاقت صاحب اور صبا بیگم کو اپنے بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر دکھ نے آگھیرا لیکن وہ کر بھی کیا سکتے تھے۔؟؟؟

Posted on Kitab Nagri

عالیان نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کمرہ مقفل کیا اور منہالہ کا نمبر ڈائل کیا۔ بیل جا رہی تھی لیکن اٹینڈنا کی گئی۔ عالیان نے دوسری دفعہ نمبر ڈائل کیا تو سوئچ آف تھا۔

"ڈیم!!!! وٹ آہیل آریوڈوئنگ"

عالیان نے پوری قوت سے اپنا سیل دیوار میں دے مارا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کمرے کے فرش پر بکھرے پڑے تھے لیکن ادھر ہوش کسے تھی۔؟

عالیان بالوں میں انگلیاں پھنسائے بیڈ کے پاس بیٹھ گیا۔

"نہیں، نہیں منہالہ ایسا نہیں کر سکتی وہ مجھے دھوکہ نہیں دے سکتی وہ میری محبت ہے!!"

عالیان چیخ رہا تھا۔ آج وہ انسان بے بس ہو چکا تھا۔

دیوانہ ہو چکا تھا۔ اس وقت وہ کوئی بچہ معلوم ہو رہا تھا جس سے اس کا پسندیدہ کھلونا چھین لیا جائے۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟ ایک باشعور انسان کسی کے لئے ایسے رو سکتا ہے؟

ہاں، یہ ممکن ہے۔ کیا نہیں ہو تا جب محبت یہ ہو جائے تو۔۔۔۔؟؟؟

عالیان کی آنکھوں میں خون اتر رہا تھا۔ اس کی آنکھیں لہورنگ ہو چکی تھیں۔ آگ بگولہ ہوتے اس نے ہر ایک چیز کو تھس تھس نہس کر دیا۔

Posted on Kitab Nagri

پینٹنگز، ڈیکوریشنز، لیمپ غرض ہر شے کوز میں بوس کر دیا۔ اب اس کا کمرہ عجیب و غریب منظر پیش کر رہا تھا۔

عالیان نے منہالہ کا نمبر ڈائل کیا تو اس کا سیل سرہانے کے نیچے، بیڈ کے بالکل کنارے پر پڑا تھا۔ یکدم ارتعاش پیدا ہونے سے سیل بیڈ کے پیچھے گر گیا اور بیٹری نکلنے کی وجہ سے بند ہو گیا لیکن اب یہ بات عالیان کو کون سمجھاتا۔۔۔؟؟

سورج کی کرنیں رات کے اندھیرے کومات کر رہی تھیں۔ روشنی تاریکی پر غالب آچکی تھی۔ سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا لیکن منہالہ کے لئیے گویا سب سیاہی میں ڈوب چکا تھا۔ اس کی ہر خوشی کو غم اپنے اندر سمو چکا تھا۔ رات بھر جاگنے کے باعث اس کی آنکھیں سوج چکی تھیں۔ فجر کی نماز ادا کر کے اس نے اللہ کے حضور زار و قطار روتے ہوئے بہتری کی دعا کی۔ جب دل ہلکا ہوا تو اپنی ڈیوٹی پر جانے کے لئیے تیار ہونے لگی۔ لیکن ہو سپٹل جانے سے پہلے اس کا عالیان کے آفس جانے کا ارادہ تھا

www.kitabnagri.com

عالیان کو جاگنگ کرتے طویل وقت سرک گیا تھا۔ اس کا سانس پھول رہا تھا چہرہ اسپینے سے تر تھا لیکن عالیان تھا کہ رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ اس کے اندر ایک طوفان تھا جس پر قابو پانے کی وہ ناکام کوشش کر رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

سب خوش گپیوں میں مصروف تھے جب عالیان کے آفس میں انٹری سے سب کی ہنسی اور آواز کو بریک لگا لگا۔ اس کے چہرے پر آج سنجیدگی کے بجائے غصے کے آثار دیکھ سب کی جان (مزید) ہوا ہونے لگی۔ عالیان نے افراسیاب کو اپنے ساتھ آنے کا کہا اور اپنے کین کی طرف بڑھ گیا۔ اب تو افراسیاب کی خیر نہیں (٩٩٩) ویسے وہ کونسا عالیان سے ڈرتا ہے (٩٩٩) سوڈونٹ وری جسٹ چل (٩٩٩) اس کی جانے کے بعد سب اپنے کام میں لگ گئی۔ کیونکہ صبح عالیان سے تذلیل کروانے کا شوق کسی کو بھی نہ تھا۔

افراسیاب عالیان کی مطلوبہ فائل اسے دیتے ہوتے اسے ایکسپلین کرنے لگا۔ عالیان نے اسے ایک اور فائل دیتے ہوئے اسے تفصیل بتائی اور حکم صادر کیا کہ دو دن کے دورانہ میں اسے سارا ڈیٹیل ورک چاہئیے۔ بلکہ ہفتے کو ہی مکمل ہو کام (٩٩٩)

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

”ہو سوڈیٹ یو آر فری آن سیٹرڈے“

بے نیازی سے کہتے وہ دوسری فائل کی ورق گردانی کرنے لگا۔

”سر سیٹرڈے کو تو میری انگیجمنٹ سیریمنی ہے (٩٩٩) لیکن فائل آپ تک پہنچ جائیے گی“ (٩٩٩)

عالیان کے دماغ میں ایک دم کلک ہوا (٩٩٩) کس سے؟“

”میری پھوپھو کی بیٹی منہالہ سے“ ☹️

فراسیاب نے بیزاری سے جواب دیا (میرا تو انٹرویو ہی شروع ہو گیا ہے) ☹️ اس نے چڑھ کر سوچا۔ کچھ دیر کی گہری خاموشی کے بعد فراسیاب کو جانے کی اجازت مل گئی ☺️ عالیان کے پیشانی پر ان گنت شکنوں کا جال ابھرا تھا۔ اس نے کاؤنٹر پر فون کیا

"if someone comes to meet me dont tell about my presence"

اب مزید کسی کو برداشت کرنے کی سکت اس میں نا تھی۔

(اسے کہتے ہیں irony سوچو کچھ ہوتا کچھ ہے۔ لہذا گیٹ آہولڈ آف یور سیلف اینڈ بی پریپ ئی یر فار دی نکسٹ ٹرائل)

پنک کرتے کے ساتھ وائی ٹ کیپری اور پنک وائی ٹ کمینیشن حجاب منہالہ پر خوب بچ رہا تھا لیکن وہ کچھ مرجھائی سی تھی۔ بے دلی سے ڈرائیو کرتے وہ عالیان کے آفس پہنچی لیکن کاؤنٹر سے معلوم ہوا کہ عالیان آفس میں ہے ہی نہیں جبکہ اسے عالی کی گاڑی پارکنگ میں نظر آگئی تھی۔ یہ سن کر اسے خاصی مایوسی ہوئی جس کے آثار اس کے چہرے پر واضح تھے۔ اس کا فنا ہو جانے کو جی چاہا لیکن اتنی سی بات پر ہمت ہارنا کوئی بہادری کی بات تو تھی نہیں اور اپنی شکست تو اس نے کبھی برداشت ہی نا کی تھی تو اب کیسے ہاتھ پر ہاتھ دھڑے پڑے رہتی؟ اس نے کچھ سوچا اور خاموشی سے باہر کی راہ لی۔

مونیٹر پر سب نمایاں دیکھا جاسکتا تھا۔ منہالہ کا بچھا ہوا چہرہ دیکھ اس کے دل کو کچھ ہوا۔ اسے منہالہ پر ترس آرہا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کی نسبت کسی اور کے ساتھ طے ہے اور منہالہ کا کال ٹینڈنہ کرنا اسے صورتحال سے آگاہ نہ کرنا عالیان کے غصے کو ہوا دے چکا تھا۔ عالیان کو اپنے دل میں ٹیس اٹھتی محسوس ہوئی۔ اس نے کرب سے آنکھیں موند لیں۔

منہالہ نے خود کو کافی حد تک کمپوز کر لیا تھا لیکن بے چینی ابھی تک باقی تھی۔ اسے تو چپ ہی لگ گئی تھی۔ کسی سے بات بھی نہیں کر سکتی تھی۔ بے شک اللہ سب بہتر جاننے والا اور بہتر کرنے والا ہے اس خیال سے منہالہ مکمل پر سکون ہو گئی اور آئی سی سی یو (انٹینسوک ئی ریونٹ) کی طرف چل دی۔

www.kitabnagri.com

منہالہ اور افراسیاب دونوں کے گھروں میں منگنی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔ منہالہ کا تو خیر ٹمپر نارمل ہوا ہی نہیں افراسیاب کو ویسے ہی کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ احساس و جذبات سے عاری انسان محسوس کر بھی کیا سکتا ہے؟ اس کی بلا سے جو ہوتا ہے ہوتا رہے۔

Posted on Kitab Nagri

”انفیکشن زیادہ سوئی پر نہیں ہے ان میڈیسنز اور آئی نٹمنٹ سے ان شاء اللہ ریکور ہو جائیے گا“ منہالہ نے اسوہ کو Eczema کی دوائی دی اور مریض کے جانے کے بعد منہالہ نے اپنا ستھیتھو سکوپ اور آل سیل اور گاڑی کی چابی پکڑی اس کاڈیوٹی ٹائی م اور ہو چکا تھا۔

گھر میں داخل ہوتے مغیز صاحب کی گاڑی دیکھ آج پہلی بار منہالہ کو جھنجھلاہٹ ہوئی۔ گھر اسانس ہوا کے سپرد کرتے منہالہ نے خود کو پر سکون کیا اور اندر آگئی۔ سنیکس کے ساتھ انصاف کرتے اس کی توقع کے عین مطابق اسی کا موضوع زیر بحث تھا۔ خوشامد کرنا تو ممانی کی عادت تھی جو ہمیشہ سے منہالہ کو ناگوار گزرتی لیکن منہالہ کو اس وقت وہ کسی زہر سے کم بری نہیں محسوس ہو رہی تھی۔ منہالہ نے اجتماعی سلام کیا اور کمرے میں جانے لگی جب نادیا بیگم کی آواز نے اس کے قدم جکڑ لئیے۔

”منہالہ بیٹا جاؤ بھائی صاحب کے ساتھ جا کر منگنی کا جوڑا لے آؤ“
منہالہ نے چھٹی نظر اپنی ماں پر ڈالی اور کڑک دار لہجے میں مخاطب ہوئی۔
www.kitabnagri.com

”جسے جانا ہے شاپنگ پر چلا جائے آئی ایم انف ٹائی رڈ آئی ی کانٹ ٹیک اٹ“

ایک ایک لفظ پر زور دیتے منہالہ وہاں رکی نہیں۔ کمرے میں آکر اس نے دروازہ مقفل کیا اور سر تھامے دیوان پر بیٹھ گئی۔

Posted on Kitab Nagri

منہالہ کی بات سے ممانی کو تو مانو پتنگے لگ گئیے لیکن موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے اپنی بھڑاس کسی اور وقت کے لئے رکھ لی۔

”کوئی بات نہیں آپا بچی تھکی ہوئی ہے ہم خود اپنی گڑیا کے لئے شاپنگ کر لیں گے“
کہتے ہوئے مغیز صاحب نے واپسی کی تیاری پکڑی۔

ان کے جانے کے بعد نادیا بیگم نے منہالہ کے کمرے کا رخ کیا کافی دیر ناک کرنے کے بعد دروازہ ناکھلا تو وہ
الٹے پاؤں واپس چلے گئی۔

— — — — —

دو دن نا محسوس انداز میں گزر گئیے۔ منہالہ اور عالیان نے خود کو کام میں بری طرح مصروف کر لیا تھا کہ
انہیں گرد و نواح کی کوئی خبر نہ تھی۔ دو دن گزرنے کا احساس ناگوار تھا لیکن اب سہنا تو تھا۔

منہالہ اور افراسیاب کے گھروں کو خوبصورتی سے مزین کیا گیا تھا۔ افراسیاب نے ہنگامے سے قطعی منع کیا تھا
اور سادگی سے انگیجمنٹ کا حکم صادر کیا تھا لہذا سادہ لیکن عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ کمبائن انگیجمنٹ کا کوئی
رواج نہیں تھا پہلے گھر کے بڑوں نے افراسیاب کو انگوٹھی پہنادی پھر منہالہ کو۔ ابھی سب نے اس کا منہ بھی میٹھا
نہیں کروایا تھا لیکن منہالہ کمرے میں چلی گئی۔ انگوٹھی کھینچ کر انگلی سے نکالی اور دراز میں پٹنی کیونکہ یہ
اس کے دل کی رضا تو ہر گز نا تھی۔

Posted on Kitab Nagri

دوسری جانب افراسیاب کے لئی یہ یہ انگوٹھی غیر ضروری نہیں تو ضروری بھی نہ تھی۔ یوں مسلسل انگوٹھی پہننے کے خیال سے ہی اس نے جھڑ جھڑی لی۔ کپورڈ میں رنگ رکھی اور اپنا نائیٹ سوٹ پکڑے وہ فریش ہونے چلا گیا۔ اس مقدار میں لوگ ہجوم اور بھیڑ دیکھ اسے تھکاوٹ اور اکتاہٹ نے آلیا تھا۔

”میرا ڈوپٹہ کہاں گیا۔“

منہالہ نے سرہانے بھی الٹ پلٹ کر دیکھے لیکن نتیجہ نہ ارد۔! بیڈ پر کھوجنے کے بعد منہالہ نے بیڈ کے نیچے جھانکا تو ڈوپٹے کے ساتھ ساتھ گمشدہ موبائی ل بھی سکون فرما رہا تھا۔

”اوہ۔۔۔ تو ادھر ہیں جناب۔ میرے لئی یہ کارِ عظیم بلکہ وبالِ جان کا انتظام کر کے محترم ادھر تشریف فرما ہیں۔“

Kitab Nagri

سیل ملنے پر اللہ کے حضور سجدہ شکر ادا کیا۔ ساتھ ہی اس کے ”عظیم“ دماغ میں قابلِ تحسین ترکیب بھی آگئی کی کیسے اس رشتے سے خود کو آزاد کروانا ہے۔ کہ اس پر حرف بھی نا آئیے اور اس کی خواہش بھی پوری ہو جائیے۔ وہ لڑکی جو ایک گیم میں بھی اپنی ہار برداشت نہ کرتی ہو وہ اپنی زندگی کے اہم ترین کام میں شکست کھا لیتی۔۔؟

Posted on Kitab Nagri

آفس میں بیٹھا عالیاں اپنے ہاتھوں کو آپس میں بھینچے ان پر سر پٹخ رہا تھا۔ سارا آفس خالی تھا اور وہ اکیلا اپنی سوچوں سے رہائی حاصل کرنے آگیا تھا۔ ایک دم اس کے آفس کا دروازہ ایک دھاڑ سے کھلا۔ اپنے سامنے اسے دیکھ عالیاں کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔ وہ ایک دم اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

”تم!!! یہاں کیسے؟“

ڈیپ گلا۔ جس میں سے جسمانی خدو خال جھانک رہے تھی اچکا سا ٹاپ۔ ٹخنوں سے قدرے اوپر جینز کھلے بال۔ گچی کا بیگ ہائی ہیمل والے سینڈیلز اور میک اپ زدہ چہرہ۔۔۔۔۔!!!

وہ چلتی ہوئی اس کے قریب آئی اور اس کے چہرے پر شہادت کی انگلی پھیرتے ہوئے آہستہ گویا ہوئی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

”تمہیں ٹریس کر کے۔“

عالیاں نے نفرت سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔ دو سال بعد وہی غرور تکبر انا پرستی کے ہر انداز سے چھلک رہا تھا۔

”تم یہاں کیوں آئی ہو؟“

”تمہیں پتا تو ہے“

”جسٹ کٹ یور کریپ!! پہلے بھی میں نے کہا تھا اگین ٹیلنگ یو میں صرف اس سے محبت۔۔۔۔ (کرتا ہوں)“

”لیکن وہ تو کسی اور سے منسوب ہے۔ چچ چچ تمہیں نہیں پتہ کل اس کی منگنی کسی اور سے ہوگئی“



تمسخرانہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتے مریم طنز کے تیر چلاتی جا رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

”بٹ شی از مائی لومائی لائی ف۔ آئی ی ول کیپ آن لونگ ہر ٹل آئی ی بریتھ مائی لاسٹ“

”ڈونٹ بی سوا مپلسو عالیان۔ ایز آئی ی ٹولڈ یو، یو ہیو گوٹ می ہیڈ اوور ہیلز۔ پہلے تو ہم سٹی کر رہے تھے اور

تمہیں اس کا انتظار تھا ناؤ دی ویٹ ہیز کم ٹو اینڈ۔ بی مائی ن۔۔۔“

"Maryam !try to understand .I can't I seriously can't do it"

"Alyaan trust me i will make u happy

each day

I will make ur mornings charming

I will love u each day

each hour

Each minute

Each second

Each instant..."



بولتے ہوئے اس کا لہجہ خمار آلود تھا۔ کھوئی ہوئی وہ نجانے کن جذبات کی پاداشت میں یہ سب بولتی
جارہی تھی۔ اس دوران وہ عالیان اور اپنے درمیان فاصلہ سمیٹ چکی تھی۔ ہکا بکا کھڑے عالیان کو دھکیل کر
کرسی سے تقریباً گرایا اور اس پر جھک گئی۔

کسی کی تیز پکار پر عالیان نے مریم کو یک دم اپنے اوپر سے ہٹایا بلکہ تقریباً دھکا ہی دیا۔ وہ توازن برقرار نہ رکھ
پائی اور گر گئی۔-----

* * * *

”ہاہاہاہاہا اچھی بات ہے میں ایزبیلی اس سے بات کر لوں گی۔“

www.kitabnagri.com

ڈاکٹر بلال نے مصنوعی دکھ سے آنسو صاف کئیے۔

”نوازش آپ کی 😊 آپ مدد نہ کرتے تو دوست کس کام کے“

Posted on Kitab Nagri

اس نے خوشگوار انداز میں جواب دیا۔ الوداعیہ کلمات کہہ کر سلسلہ گفتگو اپنے اختتام کو پہنچا۔
اپنا تشکیل کردہ منصوبہ عالیان کو بتانے کے لئی یہ وہ بے چین تھی۔ منہالہ نے حجاب باندھا اور بیگ سیل اور
گاڑی کی چابیاں پکڑے باہر کی جانب چل دی۔

عالیان کے آفس کا دروازہ کھلا دیکھ وہ مسکرائی۔

”عالی کو شاید پہلے ہی پتہ ہے میں آرہی ہوں۔“

منظر سے بے خبر اس نے خوش ہوتے ہوئی سوچا۔

دبے قدموں وہ آگے بڑھی لیکن اندر جھانکتے ہی اس کے اوسان خطا ہو گئے۔ عالیان پر کوئی لڑکی جھکی
ہوئی تھی۔ کھلے بال جینز اس کا حلیہ ہرگز مناسب نہیں تھا۔ حیرت کی زیادتی سے وہ با آواز بلند چیخی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حسب معمول عالیان مریم کو نوٹس بنوا رہا تھا اور وہ یک ٹک اسے دیکھے جارہی تھی۔ اس کی عدم دلچسپی کو نوٹ
کرتے یکدم عالی نے پین میز پر پٹخا اور کرسی پر پڑا بیگ کندھے پر ڈال کر جانے لگا کہ مریم نے اس کا بازو تھام
لیا۔ عالی نے اس کا ہاتھ جھٹکا

”وٹس رائنگ و دیو؟ وائی یو کیپ آن سٹئی یرنگ می۔۔۔؟“

تلخ لہجہ اپناتے عالی نے بازو اپنے سینے پر باندھے تھے۔

اس سے پہلے کے وہ مزید الم غلم ارشاد کرتی عالی نے اسے ہاتھ اٹھا کر رکنے کا اشارہ کیا تھا۔

اپنے غصے کو بمشکل قابو کرتے وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اس دن سے عالی نے مریم سے کوئی ی رابطہ نار کھا تھا لیکن مریم تھی کہ آج تک عالیاں کا خیال وہ دماغ پر سوار
کئی بے بیٹھی تھی۔۔۔۔

اور آج اسی کے باعث دونوں کے درمیان غلط فہمی نے جگہ لے لی تھی۔۔۔ عالی کے دل میں مریم کے متعلق برہمی اب نفرت میں بدلنے لگی تھی۔۔۔ لیکن ابھی وہ اکیلا رہنا چاہتا تھا اور یہی اس کے لئی بے بہتر تھا۔۔۔

*

”یہی تھی تمہاری محبت یہی تھی“

بیڈ کی سائیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی ہالہ کبھی اپنے بال نوچتی کبھی چہرہ رگڑتی خود کلامیاں کرنے لگتی۔
”تم تم نے ایک بار بار بھی مجھ سے بات نانا کی، کیا میں اتنی ہی ارزاں تھی کہ کس کسی کو بھی دان کر دو۔ ایک بار کوشش بھی نہیں کی مجھے پانے کی ہاؤڈی یر یو“

انک انک کر بولتے اس نے سائیڈ ٹیبل سے لیپ اٹھا کر زمین پر پٹھا تھا۔

”کیا میری محبت کا رنگ اتنا کچا تھا۔ اتنی جلدی اتر گیا؟ نا تم نے میرا انتظار کیا نارابطے کی کوشش کی ناصورت حال کا حل نکالا الٹا رنگ رلیاں منانے لگے، تمہیں میری محبت کبھی معاف نہیں کرے گی کبھی نہیں“

وہ بالکل بے دم ہو چکی تھی چیختے چیختے۔ اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ رہے تھے۔ اب مزید خود اذیتی اور چیخنے کی ہمت اس میں ناپہنچ تھی۔ ہولے ہولے وہ ہوش و حواس کی دنیا سے ناطہ توڑنے لگی تھی۔۔۔۔

- - - - -

”ہالہ کالرسیو کرویار“

جو بھی تھا لیکن وہ خود کو اس کی نظروں میں گرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے کبھی کسی کو ایک نظر بھی دوبارہ نہیں دیکھا تھا اور اب اتنا رقیق الزام اس پر لگا تھا اس کو مٹانا تو ضروری تھا۔

شام سے وہ اس کا نمبر ٹرائے کر رہا تھا لیکن بے سود۔ اب دن کے دس بج رہے تھے لیکن نا اس نے کال پک کرنی تھی نا کی۔۔۔۔!

- - - - -*

شام کے پانچ کا وقت تھا۔ ایمر جنسی سے حسب معمول لاشیں نکل بھی رہی تھیں اور کچھ زخمی لوگ اور لاشیں آ بھی رہی تھیں۔ لاشیں ایسی تھیں جنہیں لواحقین یہ سمجھتے لے آتے تھے کہ شاید کوئی ی سبب بن جائے ان کے پیارے پھر سے جی اٹھیں۔ ایسے لوگ ڈاکٹرز کو فرشتہ سمجھتے ہیں جو بے جان وجود میں جان پھونک دیں گے لیکن زندگی دینے اور لینے والی ذات تو اللہ پاک کی ہے نا۔ اس معاملے میں انسان کیا کر سکتا ہے؟

ہر کوئی اپنے نصیب کی ہر شے پا کر اپنے نصیب کی سانسیں جی کر رخصت ہو جاتا۔ پیچھے رہ جانے والے عزیزوں کے لئیے ایک نا بھرنے والی خلا چھوڑ جاتا ہے۔ خیر وقت سب سے بڑا امر ہم ہے جو بہت سے زخم

Posted on Kitab Nagri

بھردیتا ہے لیکن کچھ زخم ناسور بن جاتے ہیں جن سے خون رستار ہوتا ہے اور بالآخر وہی ناسور موت کی وجہ بن جاتا۔

وہ گھر جانے والی تھی جب ایمر جنسی وارڈ کے باہر سٹرچر پر ایک تقریباً پندرہ سالہ لڑکی کی ڈیڈ باڈی پڑی دیکھی۔ ساتھ ایک ادھیڑ عمر خاتون اور پچیس سالہ لڑکی دھاریں مار مار رہی تھیں۔ اس بچی کے سر سے خون بہتا چہرے پر جما ہوا تھا اور آنکھیں نیم کھلی اوپر کی طرف چڑھی ہوئی تھیں جیسا کہ ہر مردہ شخص کی ہوتی ہیں۔

روح ناک اور منہ کے ذریعے کھینچی جاتی ہے۔ سب سے پہلے پاؤں بے جان ہوتے ہیں اور کونسی کوئی منسلکی سارے جسم سے روح کھینچ لی جاتی ہے۔ اس دوران انسان کچھ بولنے کی کوشش کرتا ہے لیکن بول نہیں پاتا وجہ سپائی نل کورڈ یعنی ریڑھ کی ہڈی میں موجود دماغ سے ملحق گوشت کا بے جان ہو جانا ہے جو کہ سارے جسم میں پیغامات کی ترسیل کرتا ہے۔ بالآخر دماغ اور آنکھوں سے روح کھینچی جاتی اور اعصاب تن جاتے ہیں بعض جگہ لکھا گیا ہے کہ فرشتہ روح قبض کر کے اوپر کی طرف جاتا ہے اور اسی باعث آنکھیں پلٹ جاتی ہیں باقی واللہ اعلم۔

منہالہ ڈاکٹر تھی اس کا روز کا کام تھا یہ سب دیکھنا وہ ہر ایک کو دلا سہ نہیں دے سکتی تھی لیکن ان بے سہارا خواتین پر اسے بہت ترس آیا اس نے انہیں خود سے لگائے تسلی۔ جانے والے تو واپس نہیں آسکتے اور نا ہی فوری طور پر صبر آتا ہے لیکن ان کی آنکھیں کچھ تھم گئی تھیں۔ ہالہ نے اسے اپنے بیگ سے نکال کر کچھ پیسے دیے اور چل دی۔

ملجگا سا ندھیرا پھیلا ہوا تھا وجہ تھے کالے بادل۔ موسم زرد اور سیاہ سا تھا انتہائی خوشگوار۔!

Posted on Kitab Nagri

ٹھنڈی ہو اور وح کو طمانیت بخش رہی تھی لیکن اسے کسی چیز کا ہوش نہ تھا۔ ایسے ہی کھوئی می کھوئی می سی وہ گاڑی میں بیٹھی۔ اکنیشن میں چابی گھمائی اور گاڑی سڑک پر ڈال دی۔ یلخت کسی کی موجودگی کا احساس ہوتے اس نے بائیں جانب گردن گھمائی اور بمشکل خود کو چیخنے سے باز رکھا۔

”کیا بد تمیزی ہے۔ آپ نہیں جانتے کسی کی گاڑی میں ایسے بیٹھنا گراں گزرتا ہے طبیعت پر۔ ویسے اتنے ال میزڈ ہیں تو نہیں آپ۔۔۔ اوہ میں بھول گئی یو آپ ہیں وہ دکتے نہیں“

گاڑی روڈ سائیڈ پر لگاتے وہ اسے سخت سست سنانے لگی۔

اور پھر عالیان نے اسے سب بتا دیا اور ہالہ نے بھی۔ غلط فہمیوں کے بادل چھٹ چکے تھے۔

”اچھا نا سنئیے میرے پاس ایک پلان ہے (۵۵) جس سے ہماری شادی ہو جائے گی“

اچھا کیسا پلان؟

”ہم ماموں کو کڈنیپ کروالیں گے اور گونز (غنڈوں) کو کہیں گے کہ افراساب کا نکاح انکی بندی سے کروادیں

اور پھر بعد میں آپ پر پوزل دتجئی یے گا اینڈ کام کمپلیٹ“

وہ جو ہمہ تن گوش بات سن رہا تھا اچانک اچھلا۔

”توبہ ہے۔ میں تو سمجھتا تھا تم بہت سیدھی سادھی معصوم ہو۔ شرارتوں کا پتہ نہیں لیکن تم تو توبہ توبہ آفت کی پرکالہ ہو اگر تمہارا پلین سکسیسفل ہو گیا تو مجھ بیچارے کا کیا ہو گا یا اللہ پاک بچالچی یے مجھے“

Posted on Kitab Nagri

”ٹھیک ہے ہونے دیجئی یے جو ہوتا جائی یے اپنی مریم کے پاس ہو نہہ۔“

جل کر بولتی لیکن مسکراتے اس نے کارسٹارٹ کی۔

”زیادہ بننے کی ضرورت نہیں جل کٹری“

ایسے ہی نوک جھونک کرتے وہ کافی شاپ پر چلے گئی۔

کافی پینے کے ساتھ ہلکی پھلکی باتیں کرتے ہوئے کیسے وقت گزرا انہیں معلوم ہی نہ ہوا۔۔۔ ایسا ہی تو ہوتا ہے جب ہم اپنا من پسند کام کر رہے ہوں تو کہاں کچھ یاد رہتا ہے۔ تھکاوٹ بھی نہیں ہوتی۔ بالکل ایسے ہی جیسے ہم کئی گھنٹوں موبائل استعمال کرتے رہیں تو ہمیں نیند نہیں آتی لیکن کتاب پکڑنے کے دس منٹ بعد نیند آجاتی ہے۔

منہالہ کی آج نائیٹ ڈیوٹی تھی۔ الوداعیہ کلمات ادا کر کے دونوں اپنے اپنے راستے پر رواں دواں تھے۔ اور قسمت میں دونوں کا راستہ ایک ہونا لکھا تھا جو بہت جلد ہو جانا تھا۔

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ اپنا کام ختم کرتا اٹھنے کو تیار تھا۔ ارادہ جلدی سے گھر جا کر آرام کرنے کا تھا کیونکہ تھکاوٹ بہت ہو رہی تھی۔ ابھی اٹھنے کا قصد ہی باندھا تھا کہ فائی قہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی۔ متغیر رنگت، پھولتی سانسیں وہ ہانپتی ہوئی اس کی طرف آئی تھی۔

”کیا ہو فائی قہ از ایوری تھنگ اوکے؟“

افراسیاب کے استفسار پر اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئی تھیں۔

”وہ با۔۔۔ بابا کو ہا۔۔ ہارٹ اٹیک۔۔۔“

وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بولی تھی۔ کچھ دیر قبل اسے گھر سے فون آیا تھا۔ ملازمین وغیرہ انہیں اسپتال لے گئی تھیں لیکن بقول ڈرائیور کے ان کی حالت کافی سیرئی بس تھی اور فائی قہ کے ساتھ جانے والا کوئی نہ تھارشتہ دار بھی کچھ خاص نہ تھے اسی لئی یہ گم ہوتے حواس سے اسے صرف افراسیاب ہی نظر آیا تھا۔ اسے کچھ تسلی بھرے الفاظ کہہ کر اسے لئی یہ وہ اسپتال کی جانب چلا گیا تھا۔ اور وہ روتی چلی جا رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اور پھر ایسے حالات اور واقعات رونما ہوتے ہیں زندگی میں جو ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوتا۔ کبھی پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی جاتی ہے تو کبھی سر سے آسمان، کبھی ساری دنیا کا بوجھ سر پر آن گرتا ہے تو کبھی گہرے اندھیروں میں ہمیں دھکیل دیا جاتا ہے لیکن کچھ کے لئی یہ زندگی یک دم خوشگوار اتفاق بھی لاتی ہے جن کے راستے خود بخود ہموار ہوتے چلے جاتے ہیں اور انکی زندگی حسین لمحوں کا لامتناہی سلسلہ بن جاتی ہے۔ اور کاتبِ تقدیر خوب جانتا ہے کب کس کو کیا نوازا ہے اور بے شک وہ بہترین نواز نے والا ہے۔

فائی قہ کے والد اپنی آخری سانسوں میں اس کا افرسیاب کے ہاتھ میں تھما گئی تھی۔ اب ایک مرتے ہوئی شخص کی خواہش کا احترام واجب تھا اور پھر معلوم ہی نہ ہوا کیسے افراسیاب کے والدین اس رشتے پر متفق ہوئے اور منہالہ کی فیملی سے بات چیت کے بعد سب پر سکون طریقے سے طے پا گیا۔

منہالہ کے لئی یہ عالیان کے رشتے کو ری کنسیڈر کر کے ان کا رشتہ بھی فائی قہ ل کر دیا گیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کے والد کافی عرصہ سے دل کے عارضے میں مبتلا تھے اسے سنبھلنے میں کچھ وقت لگا تھا۔ قسمت نے ایک سہارا واپس لیا تھا تو ایک مضبوط سہارا عطا بھی کیا تھا۔ دیکھنے میں آگے کی زندگی خوشگوار معلوم ہو رہی تھی باقی زندگی میں اتار چڑھاؤ تو آتے رہتے ہیں اور حالات کے شدید طوفان میں مشکلات کے تھپڑے ہمیں مضبوط بھی کر سکتے ہیں اور ریزہ ریزہ بھی۔ دعا کا سہارا لے کر ہم سکون حاصل کر سکتے ہیں اور وہ اللہ ہی تو ہے جو کسی کو

Posted on Kitab Nagri

بے نیل و مرام نہیں لوٹا تا وہ تو جھولی بھر دیتا ہے پار ساؤں کی بھی اور گنہگاروں کی بھی کیونکہ اس کی نعمت ہر خاص و عام کے لئے ہے لیکن جن پر خاص کرم ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہوتے ہیں۔ اور جب اس پر توکل کر لیا جائے تو بڑے سے بڑا پہاڑ بھی چھوٹا سا کنکر معلوم ہوتا ہے۔

#

آج کے دن ان کی شادی تھی۔ واقعی جو چیز آپ کی ہو وہ آپ کو سات سمندر پار سے بھی مل جاتی ہے اور جو آپ کی نہ ہو وہ ہاتھ میں ہو کر بھی نہیں ملتی۔ انہیں بھی اپنی منزل مل گئی تھی اور بہت سی خوشیاں ان کی منتظر تھیں۔ لیکن یہ بات تو ضرور ہے خوشیوں کے ساتھ کچھ آزمائشیں بھی ہوتی ہیں لیکن جب ہمسفر ہاتھ تھام کر اعتماد، عزت اور محبت کا حصار مہیا کرتا ہے تو ہر مشکل آساں ہو جاتی ہے۔

”کیا محبت میں معجزے بھی ہوتے ہیں؟“
www.kitabnagri.com

سوال گونجا تھا شاید سرسراتی ہوائیوں میں گفتگو تھیں۔

”ہاں، کچھ بھی ہو سکتا ہے جب محبت یہ ہو جائے تو ♥“

تمت بالخیر

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977